bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بہ سرپرستی عالیجناب امیرملت اعلیحضرت عظیم البرکت زبدۃ الاولیاء مولانا

حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علیپوری دامت برکاتہم

انجمن خدام الصوفیہ ہند کا ماہواری

رسالہ

September 1937

انوار الصوفیہ

سیالکوٹ

مدیر

خادم العلماء امام الدین رامپوری

باہتمام امام الدین رامپوری ایڈیٹر پرنٹر پبلشر اشرف برقی پریس سیالکوٹ
میں چھپکر دفتر انوار الصوفیہ سیالکوٹ محلہ کچی مسجد سیالکوٹ سے شائع ہوا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

قواعد وضوابط

(۱) اس رسالہ کے ذریعہ علم تصوف کی اشاعت کرنا۔

(۲) حضرات مشایخ کی سوانح عمریاں پبلک کے پیش کرنا اور انکے اخلاق وآداب وغیرہ کی تعلیم دینا۔

(۳) یہ رسالہ ہر انگریزی مہینہ کی ۲۰ تاریخ کو شایع ہوتا ہے۔

(۴) جن اصحاب کی خدمت میں بامید قبولیت رسالہ اجرا ہو وہ آئندہ مہینہ تک قبولیت کی یا نامنظوری سے اطلاع دیویں ورنہ خریدار متصور ہونگے۔

(۵) خط وکتابت میں پتہ صاف وخوشخط ہونا چاہیے۔

(۶) ہر ایک قسم کی خط وکتابت ترسیل زر بنام ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ سیالکوٹ ہونی چاہیے۔

فہرست مضامین

(۱) غزل صفحہ ۱

(۲) کلمات طیبات اعلیحضرت امیر ملت حضرت محدث علی پوری دام برکاتہم

(۳) کتاب التفسیر ۶ کتاب الحدیث صفحہ ۹

(۴) غزل رحمت منظوم پنجابی صفحہ ۱۱

(۵) ستیسواں مکتوب صفحہ ۱۳

(۶) خلق عظیم صفحہ ۱۵ (۷) علی پور میں جا کر صفحہ ۱۸

(۸) سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحیمی صفحہ ۱۹

(۹) ملفوظات حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۵

(۱۰) نعت شریف صفحہ ۲۷ (۱۱) مرد منتہی صفحہ ۲۹

(۱۲) قصیدہ نعت (۱۳) صدائے درویش صفحہ ۳۰

(۱۴) حلقہ ہائے ذکر کی اطلاع صفحہ ۳۳

(۱۵) انجمن سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرکزیہ بہاولپور کا انعقاد صفحہ ۳۴

(۱۶) رجب شریف صفحہ ۳۵

(۱۷) اخبار وغیرہ صفحہ ۳۸

ارتحال

ہمارے محترم اور مکرم یار طریقت منشی نبی بخش صاحب پٹواری ضلع چھپکدہ کی اہلیہ جو سرکار علی پوری مدظلہ العالی کی ایک مریدہ غلام اور صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نہایت ہی پاک باطن تھی۔ طویل علالت کے بعد راگرہے عالم باقی ہوگئی۔ مولیٰ کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے۔ منشی نبی بخش کے خورد سال پوتے بلا والدہ رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو توفیق صبر عطا کرے۔ اور تکالیف سے نجات دلاوے +

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

انوار الصوفیہ سیالکوٹ

جلد ۳۳	سیالکوٹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۰۴

غزل

از منشی عبدالرزاق صاحب فہیم اکبرآبادی

باغ وحدت کے گل یکتا سے الفت ہوگئی اوج پر قسمت ہوئی حاصل سعادت ہوگئی

خاک طیبہ جسکو حاصل بہر تربت ہوگئی میں تو کہتا ہوں اُسے معراج الفت ہوگئی

نشہ الفت میں بہکا بھی تو طیبہ کو چلا بندش والوں کیلئے رہبر یہ وحشت ہوگئی

پڑ گئی جس پر نظر تیری مجلّی ہوگیا دور تیری اک نظر سے سب کدورت ہوگئی

دامن پیر جہاں کیا ہاتھ میں آیا مرے باعث رشک سکندر میری قسمت ہوگئی

فصل حج ذکر مدینہ کیوں تڑپ اُٹھے نہ دل کرتے کرتے یہ تمنا دل کو مدت ہوگئی

ہو مدینہ یار ہوں واجد بھی ہوں ساتھ اے فہیم سب کہیں آپسمیں پوری آج حسرت ہوگئی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ محدث علی پوری نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981

انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر

درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے

ایڈووکیٹ علامہ عالیجاہ حسن پیرزادہ نقشبندی مجددی

اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں

خدام اولیاء غلام شیخ معزالدین بختیار حسین جاعتی

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق

ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کلمات طیبات اعلیٰحضرت امیر الملت سرکار علی پوری دامت برکاتہم

گوشہ سے ... [illegible]

از صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی محمد فاضل شاہ صاحب ... [illegible] خادم انوار الصوفیہ سیالکوٹ

مسئلہ: انسان دو عمل ہو تو ہو لیکن بد اعتقاد نہ ہو۔ پہلا امتحان عقیدہ کا ہوگا۔ عقیدہ صحیح ہو تو نجات ہو سکتی ہے بغیر ایمان نہیں ٹھہر سکتا۔ بنیاد ایمان ہے۔ اور ایمان محبت رسول کا نام ہے۔ جتنی محبت زیادہ ہوگی اتنا ہی ایمان کامل ہوگا۔ جتنی کمی ہوگی اتنا ہی ایمان میں نقص ہوگا۔ فرمایا النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جانوں سے بھی عزیز سمجھو۔ بخاری شریف میں ہے۔ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ ونفسہ۔ حدیث ایمان تب کامل ہوتا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے عزیز ترین رکھا جائے۔ عاشق [illegible] کو دنیا میں سب سے بڑھ کر عزیز رکھتا ہے وہ مومن کامل نہیں۔ اصل مقصود خدا تعالیٰ کی محبت ہے خدا سے جوڑ دے [illegible]۔ اسلئے فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اس نمونہ کو سامنے رکھکر کام کرو۔ اگر نمونہ کے مطابق ہے تو مقبول ورنہ مردود۔ لباس وضع قطع۔ نماز روزہ وضو حج۔ زکوٰۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ مدنظر ہو۔ اور نقل کرے۔ ہم بھی غلام ہیں۔ ہمیں نقل کرنی چاہیئے۔ فرمایا۔ صلوا کما رأیتمونی اصلی نماز پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔ نقل کرتے کرتے اصل بن جاؤگے۔ ہم نے نقل بھی چھوڑ دی۔ یاد رکھو خدا کی محبت پیر کی محبت اور رسول کی محبت سب ایک ہیں۔ یہ سیڑھیاں ہیں اور محبت اس سے ہے۔ محبت پیر سیڑھیوں کے ذریعے بڑھا جاتا ہے۔ کود کر چڑھنے سے ٹانگیں ٹوٹ جاتی ہیں۔

مسئلہ: دین و دنیا کے دو کام اکٹھے ہو جائیں تو دین کا کام پہلے کرو۔ اس کی برکت سے دنیا کا کام خود ہو جائیگا۔ اس [illegible] ایک [illegible] کا وقت جمعہ کے دن [illegible] اور کھیت کو پانی دینے کی باری بھی آ گئی۔ اس نے کہا کہ میں دین کا کام پہلے کرتا ہوں۔ جمعہ [illegible] [illegible]

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

آدمی سوگیا۔ پانی تیرے کھیت میں جاتا رہا۔ وہ آدمی اسوقت جاگا۔ جب تیرا کھیت بھر چکا تھا۔ تم خدا کا کام کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارے دنیا کے سب کام کر دینگے۔

مسئلہ۔ کل جدید لذیذ۔ ہر نئی چیز پسند کی جاتی ہے۔ لیکن دین وہی پرانا رکھو۔ سیدھے جنت میں جاؤگے۔ ہمارا خدا پرانا۔ رسول پرانا۔ کتاب پرانی۔ دین پرانا۔ ہم اسی لکیر کے فقیر۔ خدا اسی پر قایم رکھے۔ اسی پر مارے۔ اور اسی پر قیامت کے دن اٹھائے سے

طوبیٰ کی چھاؤں تم کو مبارک ہو زاہدا ؛ ہم کو تو اپنے سایہ دیوار سے غرض

آجکل کے لوگ افسوس کرتے ہیں کہ ہم لنڈن میں کیوں پیدا نہ ہوئے کہ کوئی کرزن فیشن ہے اور کوئی اگلا مدرسی فیشن لیکن رسول فیشن کوئی نہیں۔ سب نے اسوہ حسنہ چھوڑ دیا ہے۔ ہمیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مذہبی آدمی تنگ خیال ہیں۔ مذہبی کھنڈلوں میں پھنسے ہوئے ہیں جلدی پردہ کھل جائیگا

مسئلہ تقلید کی ضرورت۔ میں سفر حج میں تھا۔ جہاز میں دہلی کے تین غیر مقلد آئے اور تقلید کا ثبوت پوچھا۔ میں نے کہا نماز ہو لی۔ لیکن انہوں نے بہت اصرار کیا۔ میں نے کہا نماز میں سورہ فاتحہ پڑھتے ہو۔ کہنے لگے ہاں۔ میں نے کہا تو اھدنا الصراط المستقیم کے آگے کیوں پڑھتے ہو صراط الذین انعمت علیہم یعنی پرانوں کا رستہ۔ ہر رکعت میں دعا مانگتے ہو کہ خدایا پرانوں کے رستہ پر چلا۔ اور تقلید سے انکار کرتے ہو۔ یہی تو تقلید ہے۔ انہوں نے سر نیچے ڈال دیا اور بھاگ گئے۔ انکا اتنی بھی سمجھ نہیں کہ ادھر تو دعائیں مانگتے ہیں کہ یا اللہ ہمیں نیکوں کے رستہ پر چلانا۔ اور ادھر انکار کرتے ہیں۔ تقلید کے سوا ایک منٹ نہیں گذر سکتا۔ جو شخص کہتا ہے کہ میں غیر مقلد ہوں وہ یہ عقیدہ ماں کے پیٹ سے لیکر تو نہیں آیا۔ کسی غیر مقلدیت کا سبق دینے والے سے سیکھا ہے تو یہ اسکا مقلد ہے۔ مقلد ہونے سے بغیر کام ہی نہیں چل سکتا خدا تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ صاحبان امر سے مراد اولیائے کرام اور علمائے عظام ہیں۔ یہ تقلید کا صاف حکم ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے واتبع ملۃ ابراہیم حنیفا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کا حکم ہوتا ہے باقی کا نہیں۔ تقلید شخصی ثابت ہو گئی۔ یاد رکھو دین پرانا رکھو۔ جو نیا مذہب جاری ہوتا ہے تقلید چھوڑنے والے اسکا شکار ہو جاتے ہیں۔ استاد پیر و مرشد اگر غلطی پر تھے تو ہم حق پر کیسے ہوئے دین وہی پرانا دین ہے۔ لاہور میں مرزا قادیانی سے مقابلہ تھا۔ ایک مولوی نے تقریر میں کہا کلکتہ سے پشاور تک حنفی مذہب تھا۔ لکھنؤ اور لاہور میں چند شیعہ تھے۔ آج ایک گھر میں چار آدمی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

سوٹ بوٹ پہنیگا۔ کرزن فیشن ہوگا۔ اور کہیگا گڈ مارننگ۔ اور ادھر پڑھ رہا تھا۔ الحمد للہ رب العلمین۔ انڈے بچے نکالنے والا شیخ چلی مر جائے تو نماز ہوتی ہے۔ ہم سب شیخ چلی ہیں وہ مرے تو کیسے مرے۔ علم سے۔ چاقو سے۔ چھری سے نہیں مر سکتا ہے۔ مولینا روم فرماتے ہیں ؎

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر ⁂ دامن آں نفس کش را سخت گیر

مولینا غنیمت کنجاہی
تو اے بے پیر تا پیرت نہ باشد ⁂ ہوائے معصیت دل مے خراشد

شیخ چلی مر گیا تو نماز کامل ہو جائیگی۔ شیخ چلی والی نماز قبول نہیں۔ منہ انڈوں بچوں کی طرف ہے جانتے ہو یہ شیخ چلی کون ہے۔ ارشاد ہے۔ الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس

تن دچہ مسجد من دچہ منہ دے بہیا عادیں ⁂ ادہو بچنے جان محمد جو پڑھن نماز اکلے

نمازی کو کسی طرف توجہ کرنے کا حکم نہیں۔ خدا کی بارگاہ میں اکیلے حاضر ہونا چاہیے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک نماز نہ پڑھنے کے بدلے قید کردو۔ حتیٰ کہ توبہ کرے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قتل کردو۔ خدا تعالیٰ نے زمین آسمان سورج۔ چاند ہوا۔ ارض فرشتے۔ سب انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔ اور وہ باغی ہے۔ باغی کی سزا قتل ہے۔ انگریز بھی توپ سے اڑا دی کہتے ہیں ؎

کیا حق ہے ہمیں زمین پر پاؤں رکھنے کا ⁂ جب رکھا نہیں سجدے میں سر اک دن

زمین پاؤں کے لئے نہیں سر کیلئے ہے جو نماز نہیں پڑھتے پاؤں بھی اٹھا لیں ع سر خاک میں رکھ کے پاک ہو جا سجدہ کرنے سے واصل باللہ ہو جاتا ہے۔ قرب الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ ایک نماز کے بدلے دوزخ میں اسی حقبے رہنا ہوگا۔ ایک حقبہ چار ہزار سال کا ہوگا۔ اور ایک سال چار ہزار دن کا۔ پھر آپ نے نماز کے لئے ان الفاظ سے وعدہ لیا۔ آج خانہ خدا میں کلمہ شریف پڑھ کر میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب تک زندہ ہوں۔ کبھی نماز قضا نہ کرونگا۔ اور جس دن قضا کروں۔ اس دن اگر کھانا کھاؤں تو حرام کھاؤں۔ اس کے بعد دعا کی گئی۔

(باقی دارد)

کتاب التفسیر

۲۸۶

سلسلہ کیلئے دیکھو رسالہ ماہ جولائی ۱۹۳۶ء (از ایڈیٹر)

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ۔ ترجمہ دغابازی

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کرتے ہیں اللہ سے اور ایمان والوں سے۔ اور کسی کو دغا نہیں دیتے مگر آپکو اور نہیں سمجھتے (موضح)
ان کے دل میں آزار ہے پھر زیادہ دیا اللہ نے انکو آزار۔ اور انکو دکھ کی مار ہے اس پر کہ جھوٹ کہتے تھے (موضح)

تفسیر سراج المنیر میں خدع کے لغوی معنے اخفا کے آئے ہیں۔ منافق بھی اپنے کفر کا اخفاء کرتے تھے اور اس کے خلاف ایمان کا اظہار کرتے تھے۔ **یخادع** کا مصدر مخادعت بروزن مفاعلت ہے اور اس باب کا خاصہ وقوع فعل جانبین آیا ہے۔ مگر یہاں ایسا نہیں۔ کیونکہ بعض کے نزدیک یخادعون بقول کا بیان ہے۔ اس لئے وہ یخادعون کو یخدعون پر حمل کرتے ہیں۔ اور علامہ الجلال المحلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہاں ایک ہی طرف سے ہے۔ جیسا کہ کوئی حاکم کہتا ہے عاقبتُ اللصَّ یعنے میں نے چور کو سزا دی تو یہاں بھی باب مفاعلت ایک طرف سے ہے کیونکہ بلحاظ خاصہ باب کے لازم تھا کہ دوسری طرف سے چور بھی حاکم کو سزا دیتا ہے۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ فصول اکبری میں اس باب کے ایسے عمل کو تجرد سے تعبیر کیا جاتا ہے تو یہاں ذکر اللہ تعالیٰ کا صرف تحسین کلام کیلئے ہوا۔ کیونکہ منافقوں کا اظہار ایمان محض چالبازی تھی۔ یعنی چالبازی کی راہ سے اظہار ایمان کرتے تھے حقیقت میں وہ کفر کو چھپائے بیٹھے تھے۔ اور یہ ان کا چھپانا بالکل فضول تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان اللہ لا یخفی علیہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں پوشیدہ اس پر کوئی شئے زمین میں اور نہ آسمان میں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ انَّ اللہ علیم بذات الصدور۔ اللہ تعالیٰ سینے کی باتوں کو جاننے والا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی راز پوشیدہ نہ رکھ سکتے تھے۔ مخادعت کے تجرد طرفین سے یہ اعتراض بھی رفع ہو گیا۔ جو وقوع فعل طرفین سے لازم آتا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کسی سے دہوکھا یا چالبازی سے مبرا و منزا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ ہاں اس اظہار ایمان و اخفاء کفران کو اتنا فائدہ ہو گیا کہ ان کے اظہار نفاق تک اجراء احکام مسلمین کا ہو گیا۔ ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کفار سے بھی زیادہ خبیث ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں ان کے وعید کو فی الدرک الاسفل من النار سے تعبیر کیا گیا ہے۔ البتہ مومنوں کو یہ دہوکا و فریب تھا۔ اور اس کا خیال انہیں کی طرف رجوع کرتا تھا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انکی حقیقت کی اطلاع دیدی تو دنیا میں وہ ذلیل و خوار ہوئے۔ اور عاقبت میں ان کیلئے عذاب درک اسفل من النار ہوا۔ مگر ان کو یہ شعور کہاں۔ وہ تو اپنے ظاہری ایمان پر ناز کرتے تھے اور انکو امید تھی کہ مرنے کے بعد ہماری نجات ہو جاویگی۔ کیونکہ اعمال کا نتیجہ تو یکساں ہی ہوگا۔ دنیا میں فقط ان کو یہ آرزو تھی کہ مسلمان انکی عزت و احترام کریں۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

محض انکی کم عقلی تھی جس کے سبب وہ مسلمانوں کو بھی خدیعہ و فریب میں رکھنا چاہتے تھے۔ مگر حقیقت میں وہ خود ہی دھوکے میں تھے۔ اور اس بات کی انکو سمجھ نہ تھی۔ کیونکہ اسلام میں اعمال کے دو درجے ہیں۔ (۱) اعمال تہذیب اخلاق و شائستگی کے ساتھ ہوں۔ ایسے عامل کو دو جہان میں عزت ملیگی۔ (۲) اعمال تہذیب اخلاق اور محاسن افعال و شائستگی سے بالکل خالی ہوں۔ اور اصلاح اخلاق وغیرہ سے بالکل آنکھیں بند ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ایسے عامل کو بعض اسباب کی بنا پر عزت و کرامت دنیا میں نصیب ہو جاوے۔ مگر موت کے بعد تو سعادت عقبی سے قطعاً محروم رہینگے۔ منافقین اپنی فطرت صالح کو بالکل فراموش کرکے اپنے زعم باطل میں خدا تعالے اور اس کے بندوں کو فریب دیتے تھے حقیقت میں جو فریب انکی ذات کو تھا ان کے دلوں میں آزار ہے موضح القرآن میں آیا ہے کہ ایک آزار یہ تھا کہ جس دین کو دل نہ چاہتا تھا وہ ناچار قبول کرنا پڑا۔ اور دوسرا آزار اللہ تعالی نے زیادہ کیا کہ جن کے وہ خیر خواہ تھے ان سے جہاد کرنا پڑا۔ تفسیر سراج المنیر میں مذکور ہے کہ ان کے دلوں میں شک نفاق کی بیماری تھی جس کے سبب ان کے دل بیمار تھے امراض بدنی بدن کو عارض ہو کر اعتدال خاص سے اسکو نکال دیتے تھے۔ اور اس بے اعتدالی کے سبب اس کے افعال میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ امراض قلبی سے جہل۔ حسد۔ بغض۔ بدعقیدت حب عصیان پیدا ہو جاتا ہے۔ یعنے قلب کی بے اعتدالی سے قلب کے افعال میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر یہ افعال بدستور جاری رکھے جاویں۔ اور ایسے افعال باز نہ رہیں تو جس طرح بد پرہیزی سے امراض بدنی ترقی کرتے جاتے ہیں۔ اسی طرح امراض قلبی بھی ترقی کرینگے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ بدپرہیزی کرتے جاویں۔ اور صحت بدن قایم رہے۔ یا ان افعال پر جو بے اعتدالی سے پیدا ہوئے ہیں قایم رہکر دل کی مرض دور ہو جاوے یا زیادہ نہ ہو۔ یہ تو قانون قدرت کا خاصہ ہے کہ مرض ضرور بڑھ جاویگی۔ یہ ان کے اختیار میں نہیں کہ فریب کاری و دغا بازی سے باز نہ آئیں اور مرض نہ بڑھے تو فزادہم اللہ مرضا میں اللہ تعالی اس قانون قدرت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ورنہ خداوند تعالی نے تو دلوں کی امراض دور کرنے کیلئے پیغمبر علیہم الصلوۃ والسلام مبعوث فرمائے۔ اور آسمانی کتابیں انکی دوا کے لئے نازل فرمائیں۔ نزول قرآن سے انکی امراض بھی بڑھ گئے۔ کیونکہ جو آیہ مبارکہ نازل ہوئی انہوں نے اسکو نہ مانا۔ اس سے انکی امراض میں ترقی ہو گئی۔ اور وہ ترقی مرض ان کے لئے عذاب دردناک کا باعث ہو گئی۔ آپ نے گذشتہ اشاعت میں پڑھا ہوگا کہ سب منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی تھا۔ اس کی ہم تاجپوشی رسول الثقلین امام القبلتین حضرت سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کے سبب رک گئی۔ اس نے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ اسکو خیال تہا کہ یہ لوگ گھر بار چھوڑ کر فقر و فاقہ کی حالت میں یہاں آئے ہیں۔ خود بخود فنا ہو جاوینگے۔ اور ہیں آسانی سے کامیاب ہو جاونگا مگر اس بے عقل کو یہ معلوم نہ تہا کہ اسباب جہانداری ان میں اللہ تعالیٰ نے ودلیعت رکھی ہیں ان کے مولا و پیشوا و سید اعلےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جمیع فضائل اور خلق عظیم عطا کیا ہوا ہے۔ جو لبعثت لاتمم مکارم الاخلاق و محاسن الافعال کا آوازہ بلند کر رہا تہا۔ بظاہر مسلمان عبد اللہ بن ابی اور اسکے تابعداروں کی نظر میں اگرچہ مفلس و نادار تہے۔ مگر اپنی اصلاح میں برابر لگے رہتے تہے۔ انکو خیال تہا کہ جب ہم حکومت کے قابل ہو جاوینگے۔ فوراً خلافت ارضی جو ہماری ورثہ ہے۔ ہمارے حوالہ کی جاویگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور منافقین بے انتہا پریشان اور شرمندہ ہوئے۔ اور جس بات سے انکو انکار رہتا وہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائے۔ اور وہ نالائق گروہ اپنی فریب کاری اور دغابازی کا نتیجہ بہگتنے لگا۔ اور اخیر اس حسد و بغض و عداوت کی مرض کے سبب عذاب الیم کے مستحق ہو گئے۔ اعاذنا اللہ بحرمتہ حبیبہ سیدنا محمد والہ واصحابہ واھل بیتہ واتباعہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

کتاب الحدیث

از ایڈیٹر

ذکر اللہ عزوجل

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ ان عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاءٍ ذکرتہ فی ملاءٍ خیر منہم۔ متفق علیہ (مشکوۃ)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں نزدیک گمان اپنے بندے کے ہوں جو میرے ساتھ رکھتا ہے اور میں اسکے ساتھ ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے یعنے دل سے یا زبان سے پس اگر وہ مجھے یاد کرے اپنے نفس میں یعنے خفیہ یاد کرتا ہوں میں اس کو اپنی ذات میں یعنے پوشیدہ اسکو ثواب دیتا ہوں اور ثواب کا خود متولی ہوتا ہوں۔ اس کے ثواب کو کسی کی سپرد نہیں کرتا۔ اور اگر مجھکو جماعت میں یاد کرتا ہے۔ میں اسکو اس جماعت میں یاد کرتا ہوں

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

گمان سے بہتر ہے۔ (نقل کیا بخاری مسلم نے)۔ (ف) بندے کے گمان کے نزدیک ہے یہ مراد ہے کہ جسطرح بندے کا گمان میرے ساتھ ہو۔ اسی طرح اُس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں۔ اگر عفو کی امید مجھ سے رکھتا ہے تو معاف کر دیتا ہوں۔ اور اگر عذاب کی توقع اور گمان رکھتا ہے تو اسکو عذاب کرتا ہوں۔ اس سے کمال رغبت کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف پر امید کو غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ اللہ تعالیٰ مجھکو بخشدیگا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں پہنچانیکا حکم فرمادینگے۔ جب وہ دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوگا تو عرض کریگا یا الٰہی میرا تو تیرے ساتھ نیک گمان تھا۔ اور مجھے توقع تھی تو غفور رحیم ہے تو مجھے ضرور بخشدیگا۔ اللہ تعالیٰ فرماوینگے۔ اس میرے بندے کو واپس لے آؤ۔ کیونکہ انا عند ظن عبدی بی۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ امید کی حقیقت اس طرح ہے کہ عمل صالح کرکے امیدوار بخشش کا رہے۔ اور بغیر عمل کے بخشش کی امید بے فائدہ ہے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ یعنے توفیق عمل عطا کرتا ہوں۔ اور رحمت نازل کرتا ہوں۔ اور مدد و حفاظت اسکی کرتا ہوں۔

اسی مضمون کو دوسری حدیث واضح کر دیتی ہے۔ ومن تقرب منی شبراً تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعاً تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لایشرک بی شیئاً لقیتہ بمثلہا مغفرۃ یعنی جو شخص طاعت کرکے میری طرف ایک بالشت (تبلیل) قریب ہوتا ہے۔ میں اس سے ایک گز قریب ہو جاتا ہوں یعنے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں رحمت اپنی طرف سے زیادہ پہونچاتا ہوں۔ اور اگر ایک گز میرے نزدیک ہوا تو میں اس سے مقدار دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کے ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چال چلکر آتا ہے۔ میں اسکی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ اور جو شخص مقدار زمین کے گناہ لیکر ملے مگر وہ میرے ساتھ شریک نہ کرتا ہو۔ یعنے مشرک نہ ہو تو اسقدر میں رحمت لیکر بخشش لیکر اسکو ملونگا۔ حاصل یہ کہ اگر خداوند عالم کی طرف تھوڑی سی رجوع کرتا ہے تو وہاں توجہ اور التفات اور رحمت اس سے زیادہ ہوتی ہے۔ ان حدیثوں سے خدا کی یاد اور خدا کے تقرب اور خداوند عالم کی رحمت و التفات ثابت ہوتی ہے۔ اور ذکر خفی اور حلقہ ذکر اس سے ثابت ہوتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون یعنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو۔ یہانتک کہ لوگ دیوانہ کہنے لگیں۔ کیونکہ کثرت ذکر سے جذب ہو ہی جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا جذب ہمکو بھی عطا فرمادے۔ (باقی باقی)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

نزول رحمت منظوم پنجابی

(سلسلہ کیلئے دیکھو رسالہ ہذا ماہ جولائی سنہ ۔ ۔)

از حضرت مولینا سید محمد حسین صاحب ظفر بخاری قادری حنفی حکیم حاذق خطیب جامع مسجد قصبہ سکھو دیپک (گوجرانوالہ)

گرمی ویلے بدل آکے سر پر سایہ کردا
دُھپ کنوں تاں دکھ نہ پاوے نازاں دا پروردا

جس سواری تے چڑھ بہندا پاک حبیب غفاری
تیک سواری ہوندا اسدا بول براز نہ جاری

ام ایمن نے بول نبی دا پیتا سی اک واری
درد نہ کوئی ہویا سنوں اندر عمر ساری

سنگیاں جوسن والے نے جد جوش زیادہ لائی
منہ او سیدے وچہ رشتہ مبارک پاک نبی دی آئی

باہر ول نہ سٹیا قطرہ سمجھ تبرک عالی
ہوئی حرام اوہدے تے قطعی آتش دوزخ والی

جسم جدے وچہ خون نبی نے ذرہ ما وٹہ پائی
جنت دی خوشخبری اوس نوں پاک جنابوں آئی

عالی رتبہ آل نبی دا باہر حد بیانوں
دیری نال گیا سے دوزخ جاندی ناری

پھر رکھے درد دیکھاون نیوں نیوں کرن سلاں
دین شہادت بیشک سچا سید خیر الاولاد

وچہ مقام حدیبیہ جد ہوئے لوک پیاسے
پانی باہجوں تڑفن لگے ہو کے جیو نراسے

عرش گذاری پاک نبیا پانی ملدا ناہیں
لوٹے وچہ لٹکایا حضرت ہتھ مبارک تائیں

انگلیاں تھیں پانی سندے چشمے ہوئے جاری
وضو کیتا پیتا سبھناں خوف گئی بچ ساری

وچ موضع صہبا علی دے زانو تے سر دھر کے
سوں گئے جد پاک محمد نیندا اکھیں بھر کے

عصر قضا علی دی ہوئی سرور نہیں جگایا
خوابوں اٹھ علی دے کارن سورج مڑ منگایا

اٹھ شتابی شاہ علی نے عصر نماز گذاری
پھیر دوبارہ سورج ڈبا نال ارادے باری

اک اعرابی پاک نبی ول پھڑ کے گوہ لیایا
یاراں کولوں سرور سندا حالا ان پچھایا

یاراں جان نثاراں کہیا ایہہ ہے نبی الٰہی
اس کہیا نہ مناں جد تک گوہ نہ دے گواہی

نال فصیح زبان شتابی گوہ گواہی بھردی
توں محبوب خدا دا حضرت دنیا تیری بردی

جو تیں پر ایمان لیایا پایا اس چھٹکارا
منکر تیرے دا وچہ دوزخ کرسی رب اتارا

حضرت انس نبی دے پیارے رضی اللہ تعالےٰ
دستر خوان ڈھٹھا جد میلا سخت کثافت والا

ہل دیو وچہ تنور سٹیں انس لونڈی نوں فرمایا
ذرہ دیر نہ کیتی اس نے فوراً حکم بجایا

حاضر مجلس یار جو آہے ہوئے وچہ حیرانی
آپس اندر آکھن ایہہ تاں ہوئی کار نادانی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اک ساعت دے پچھے جھٹ تنور دں کڈھ لیائی
پچھیا انس کنوں مہماناں ایہہ کی حکمت ہوئی
بلکہ صاف مصفا کیتا میل نہ چھڈی کائی
اگ جلا نہ سکے اسنوں انسؓ جواب سنایا
مس شدہ جو پاک نبی تھیں اگ نہ اس جلائے
خیبر وچ یہودی عورت دعوت حضرتؐ کیتی
کھانے دا جد برتن سرورؐ اگے آن ٹکایا
گوشت دی اوس بوٹی حضرتؐ تائیں آکھ سنایا
کفاراں جد کہیا کجھ اعجاز دکھا آسمانی
چند ہویا دو حصے کیتا نال انگشت اشارہ
سن معراج نبی دا جد کفار یقین نہ لیائے
کرہ زمہریر دں اگے جا نہ سکے کوئی
شام ولایت اندر مسجد اقصیٰ شان نرالی
جے توں اسدے پتے تمامی سانوں کھول سنائے
جے اوہ پتے نشان نہ دسے دعوا کوڑ پسارا
سن ایہہ بات رسول اللہ نوں فکر دلے وچ دہانا
جبرائیل فرشتے نوں تد حکم اللہ فرمائے
حکم الاہی مسجد اقصیٰ جبرائیل اٹھائی
خاطر جمع نبی نوں ہوئی فکر گیا اوہ سارا
ابوجہل جد روڑ پتھر دے مٹھی وچ لیایا
کلمہ طیب پڑھسیاں جے اعجاز تیرا ازماواں
پاک زباناں درافشاناں نبی جواب سنایا
حکم اللہ تھیں روڑ پتھر دے مٹھ اندر جو تیری
کلمے طیب سنداجد ارشاد نبی فرمایا
مسجد اندر تھم لکڑ دا جد امام حنانہ

اوہو دستر خوان مصفا میل نشان نہ کائی
آتش لے وچ دستر خول لئے اثر نہ کیتا کوئی
نوں نکور بنایا گویا دسوں دا نہ کیسائی
منہ تھیں پونجھیا نال اوہدے سی سرور عالی پایا
جیہیں دل اندر عشق نبی دا کویں جہنم جاوے
کھانے دے وچ زہر رلایا کر دل تھیں بدنیتی
پڑھ بسم اللہ پاک نبیؐ نے اجے نہ لقمہ چایا
مینوں مول نہ کھاییں وچ زہر ہلاہل پایا
تاں ایمان لیائے تینوں من رسولؐ ربانی
دیکھن والیاں ظاہر باہر پایا ایہہ نظارہ
نال تعجب آکھن کوئی کویں فلک پر جائے
سائنس نال جو ثابت ہووے بات یقینی ہوئی
اساں نہیں ڈٹھی ہوئی میلے جاندیاں سال سالے
تاں معراج تیرے پر کوئی شک نہ رہ جائے
ایہہ سوال اساڈا ہے معیار صدا قرت بہارا
ہر اک بات جو پچھن اوسدا دیا جواب سنایا
دیہہ تسلی یار میرے نوں ذرہ نہ گھبراوے
پاک محمد سرور اگے حاضر آن ٹکائی
ذرہ ذرہ سب بیتے سنائے حال کیتا آشکارا
کہندا دس محمد جو میں اندر مٹھ چھپایا
توڑ شاں زنار کفر دا تیری ایمان لیاواں
بوجہلا جہیڑے روڑ پتھر دے توں وچ مٹھ چھپایا
پڑھ کے کلمہ طیب بھر سن صاف شہادت میری
سنگریزیاں نے مٹھ اوہدی وچ کلموں شور مچایا
خطبے وقت لگاوے جس تھیں تکیہ نبی یگانہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

منبر ہویا تیار تاں حضرت چھڈ دتا اس تائیں — رویا وچ فراق نبیؐ دے ماریاں آہیں ڈھائیں

دے تسکین نبیؐ فرمایا نہ کر فکر خنانہ — بند ہویا تد جنجھاں تھیں سن حکم رسول یگانہ

بے جاناں نوں حب نبیؐ نے کر بےچین رُوایا — شوق زیارت پاک نبیؐ تھیں صبر قرار گوایا

خیبر وچ اک گدھا نبی دی خدمت اندر آیا — باادب سیلانی ہو کے عرض سوال سنایا

پیغمبراں دی زیر سواری میرے رہے وڈیرے — میں بھی جے درجہ پاواں ہوون بھاگ اچیرے

نبیؐ کہیا کی نام تیرا اس نام یزید بتایا — نام یزید پسند نہ آیا تے یعفور ٹکایا

اس یعفور گدھے نوں حضرت پاک نبی فرماندے — سد لیا فلانے تائیں تینوں نبی بلاندے

پھڑ پلا منہ اندر اسنوں زوری کھچ لیاوے — پاک نبی دی خدمت اندر حاضر آن کراوے

گدھا آہا بردا رنگ انساناں کردا خدمتگاری — دلوں بجا لوں حاضر رہندا وچ فرمانبرداری

جس دن پاک محمد سرور رخصت ہوئے جہانوں — ہویا سوز فراق نبی دا باہر حد بیانوں

تن دناں تک ماریاں اس نے ٹکراں نال دیواراں — صبر قرار نہ آوے وچ فراق سید ابراراں

آخر ڈگ مویا وچ کھوہے ہجر ستایا ہویا — رہ نہ سکیا باجھ نبی دے جر گھبرایا ہویا

بے انداز فضائل حضرت باہر حد شماروں — روشن نوروں قرب حضوروں رحم سچی سرکاروں

سینتیسواں مکتوب

از عالیجناب مستطاب مولوی سندے خانصاحب مولوی فاضل گورنمنٹ پنشنر متوطن موضع شانکر ضلع جالندھر

بہ شیخ محمد چتری کے کام سنیت سنیہ (روشن) علی صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ کی پیروی پر ابھارنے اور نقشبندیہ قدس سرہم تعالیٰ اسرارہم کی نسبت کے حصول کی ترغیب کے بیان میں تحریر کیا ہے۔ مراسلہ شریف ومکاتبہ لطیفہ جو کہ ازراہ نوازش روانہ کیا تھا۔ اس کے مطالعہ سے خوشنود اور مسرور ہوا۔ آپ نے طریقہ عالیہ نقشبندیہ پر استقامت اور ثابت قدمی کی نسبت تحریر کیا تھا۔ الحمد للہ سبحانہ علی ذالک۔

حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اس طریقہ عالیہ کے اکابر کی برکت سے آپکو بے نہایت ترقی عطا فرمائے۔ ان حضرات کا طریق کبریت احمر ہے جو کہ سنت کی پیروی پر مبنی ہے۔ علی مصدرہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ۔

کبریت احمر۔ سرخ گندھک کو کہتے ہیں کہ یہ بہت نایاب چیز ہے اور سونا بنانے کیلئے جزو اعظم ہے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

فقیر (مجدد صاحبؒ) اپنے اوقات کی نسبت کرتا ہے۔ مدت دراز سے علوم و معارف۔ احوال و مقامات ابر نیسان کے بادل کی مانند برسائے جاتے ہیں جو کام کرنا چاہیئے تھا۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے کیا گیا۔ اسوقت ماسوائے اسکے کہ رسول اللہ کی سنتوں میں سے کسی ایک سنت کو زندہ کیا جاوے۔ کوئی آرزو باقی نہیں رہی۔ صاحبان ذوق کے لئے احوال و مواجید مسلم ہوں۔ باطن کو خواجگان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی نسبت پر معمور رکھکر ظاہر کو سنت کی پوری پوری پیروی پر متزین رکھنا چاہئے مصرع

کار اینست غیر ایں ہمہ ہیچ۔ اصل مقصد یہی ہے۔ ماسوائے اسکے سب کچھ ہیچ ہے۔

(۲) پنجگانہ نمازوں کو سوائے عشا کے اول وقت میں ادا کیا کریں۔ چنانچہ موسم سرما میں تہائی رات تک نماز عشا میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔ فقیر (مجدد صاحبؒ) اس امر میں بے اختیار ہے۔ نہیں چاہتا ہے کہ نماز کے ادا کرنے میں ذراسی تاخیر بھی ہو۔ بشریت کا عجز اس سے مستثنےٰ ہے۔ نیسان رومیوں کا ساتواں مہینہ اسوقت آفتاب برج حمل میں ہوتا ہے۔ اس ماہ کی بارش کے قطرات سے سیپ میں موتی پیدا ہوتے ہیں حضرت مجدد صاحب بموجب احادیث مندرجہ نماز کو اول وقت میں ادا کرنیکی تاکید کرتے ہیں۔ (۱) حدیث شریف عن ام فروۃؓ قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوۃ لاول وقتھا۔ ام فروہ سے روائت ہے کہ آپنے حضور سرور کائنات سے دریافت کیا کہ اعمال میں کونسا عمل افضل ہے حضورؐ نے فرمایا کہ نماز کو اول وقت میں ادا کرنا۔ (۲) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوقت الاول من الصلوۃ رضوان اللہ والوقت الآخر عفو اللہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روائت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اول وقت میں ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور آخر وقت میں ادا کرنا حق سبحانہ کی معافی ہے۔

عشا کی نماز میں تاخیر کرنیکی حدیث۔ عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یؤخروا العشا الی ثلث اللیل او نصفہ ابو ہریرہؓ سے روائت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ بات میری امت پر گراں نہ ہو تو میں ان کو حکم دوں کہ وہ تہائی یا آدھی رات تک نماز عشا کی ادائگی میں تاخیر کریں۔

خلاصہ۔ حضرت مجدد صاحبؒ نے شیخ محمد چتری کو تحریر کیا ہے کہ آپ احوال و مقامات و معارف کے شائق نہیں بلکہ آپ رسول اللہ کی سنتوں میں سے کسی ایک سنت کو زندہ کرنے کے خواہاں ہیں۔ نماز کو اول وقت میں ادا کرنا چاہئے۔ اور عشا کی نماز میں تاخیر کرنی لازم ہے۔ انسان عاجز ہے۔ اس لئے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کسی عجز کی وجہ سے نماز کی ادائیگی میں تاخیر واقع ہو تو وہ اس سے مستثنےٰ ہے۔ حضرات خواجگان نقشبندیہ
قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی نسبت سب نسبتوں سے بالاتر ہے +

خلق عظیم

گذشتہ سے پیوستہ

از مولٰینا مولوی محمد یعقوب صاحب بی فاضل سندھوالی سیالکوٹی خطیب جامع مسجد مصری شاہ لاہور

دُنیا میں دو چیزیں ہیں۔ (۱) اخلاق (۲) قانون۔ اخلاق کا تعلق انسان کی ذات سے ہے۔ اور قانون کا تعلق حکومت اور مجمع انسانی سے ہے۔ جو لوگ صرف درگذر اور عفو اور رحم ہی کو خلق سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کو واضح رہنا چاہئیے کہ بے شک عفو و درگذر اور مرحمت و تکرمت ایک انسان کا بہترین وصف ہے۔ لیکن اگر اس سے تجاوز کر کے وہ حکومت اور جمعیت انسانی تک پہنچ گیا تو وہ قانون کی سرحد میں آگیا۔ جہاں معافی گناہ عظیم اور عفو و درگذر جرم کبیرہ ہے۔ یہ جرأت آموز جرائم ہوتا ہے۔ اور برہم زن امن انسانی۔ اسی لئے اس ارحم الراحمین نے اپنے معجزانہ انداز کلام میں فرمایا۔ کہ ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب)۔ اے دانشمندو نوع انسانی کی بقاء و حفاظت قصاص اور بدلے میں ہی ہے۔ یہاں یہ بات واضح طور پر بیان کر دینے کی ضرورت ہے کہ عوام الناس خیال کرتے ہیں کہ خلق صرف حلم اور نرمی اور انکساری کا نام ہے۔ یہ انکی حقیقت سے ناآشنائی اور بے بہری اور صریحہ غلطی ہے۔ بلکہ جو کچھ بمقابلہ ظاہری اعضاء کے باطن میں انسانی کمالات کی کیفیتیں رکھی گئی ہیں ان سب کیفیتوں کا نام خلق ہے۔ انسانی قوتوں مثلاً غیظ و غضب۔ بخل و سخاوت۔ شجاعت۔ بزدلی وغیرہ انہیں کا نام اخلاق ہے۔ ان کے ماتحت جو افعال صادر ہوتے ہیں۔ ان کو آثار اخلاق کہتے ہیں۔ اگر ان کو اپنے موضع اور محل پر استعمال نہ کیا جائے۔ تو بعض سے کم اور بعض سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے اور اگر ان سے موقع اور محل پر اعتدال سے کام لیا جائے تو انسانیت کا حقیقی اور صحیح مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور انسان کے تمام دُکھ درد کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور اسمیں ملکوتی صفات پیدا ہو جاتی ہیں جن پر کسی بدی و برائی اور غمگینی کا اثر نہیں ہوتا۔

علم اخلاق میں سے ہر ایک کے دو کنارے ہیں۔ (۱) افراط اور (۲) تفریط دونوں معیوب نا پسندیدہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

صرف ان کا وسط مستحسن اور پسندیدہ ہے۔ دونوں میں وسط بال سے باریک تر ہے (صراط مستقیم) وہی وسط ہے۔ سرکار ابد قرار صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نے خلق میں اسی وسط کا لحاظ فرمایا۔ اور دونوں کناروں (افراط وتفریط) سے شدت کے ساتھ مخالفت فرمائی۔ مثلاً انسان آنکھ سے روتا ہے اور اس کے مقابل دل میں ایک قوت رقت ہے۔ وہ جب بذریعہ عقل خداداد اپنے محل پر مستعمل ہو تو وہ ایک خلق ہے۔ ایسا ہی انسان اپنے ہاتھوں سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابل دل میں ایک قوت ہے جسکو شجاعت کہتے ہیں۔ اور شجاعت جب اپنے موقع پر ظاہر ہو تو وہی حقیقی شجاعت ہے۔ مثلاً کسی ظالم کے پنجے سے مظلوم کو بچانا۔ یا اگر آفت پڑے تو اس کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ایسے موقع میں کمی اور پہلو تہی کرنا بزدلی کی علامت ہے۔ اور اگر جوش شجاعت ہر ایک سے دست و گریبان ہوتا ہے تو اسکو مردم آزار کہیں گے۔ پس جب انسان موقع اور محل کے لحاظ سے اس قوت کو استعمال میں لاتا ہے تو اسکا نام بھی خلق ہے۔ ایسا ہی انسان کبھی ہاتھوں کے ذریعہ سے مظلوموں کو ظالموں سے بچانا چاہتا ہے۔ یا ناداروں بے کسوں اور بھوکوں کو کچھ دینا چاہتا ہے۔ یا کسی اور طریقہ سے بنی نوع کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابل دل میں ایک قوت ہے جسکو رحم کہا جاتا ہے۔ اور کبھی انسان اپنے ہاتھوں سے ظالم کو سزا دیتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابل دل میں ایک قوت ہے جسکو انتقام کہتے ہیں۔ اور کبھی انسان حملہ کے مقابل میں حملہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور ظالم کے ظلم سے درگذر کرتا ہے۔ اس حرکت کے مقابل ایک قوت ہے کہ جسکو عفو وصبر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور کبھی انسان بنی نوع کو فائدہ پہونچانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے کام لیتا ہے یا پاؤں یا دل و دماغ اور انکی بہبودی کے لئے اپنا سرمایہ خرچ کرتا ہے تو اس حرکت کے مقابل ایک دل میں قوت ہے جسکو سخاوت کہتے ہیں۔ پس جب انسان ان تمام قوتوں کو موقع اور محل کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے۔ تو اسوقت ان کا نام خُلق رکھا جاتا ہے۔

گو تصفیہ اخلاق کا معیار ہر قوم کے ہادی اور مصلح کے نزدیک مختلف ہے لیکن ان سب میں یہی اعلیٰ اور افضل معیار ہے۔ کہ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی ہم اپنے اخلاق واطوار کو خداوند قدوس کے اخلاق کمالیہ کے مطابق سنواریں۔ ظاہر ہے کہ جس کا معیار و نصب العین یہ ہوگا۔ اس کا دوسرے قواعد وضوابط واصول وقوانین و معیار کیا مقابلہ اور معاوضہ کرسکتے ہیں۔ اور کہاں تک کامیابی وفائز المرامی حاصل کرسکتے ہیں۔ .... انسان میں بہت سی قوتیں پائی جاتی ہیں۔ انفرادی طور پر کسی میں قوت زیادہ پائی جاتی ہے کسی میں کم۔ ان میں سے بعض قوتیں ذمائم میں شمار ہوتی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ہیں۔ اور بعض کو عقائد کی فہرست میں جگہ ملتی ہے لیکن حقیقت میں یہ انسانی تقسیم ہے۔ اخلاق فی نفسہ کوئی ممدوح و مذموم نہیں۔ بلکہ محل استعمال کی نسبت سے ان میں مذمت و مدحت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی واسطے بعض عالموں کا خیال ہے کہ ذمائم اخلاق کو بالکل جڑ سے کھود کے پھینک دینے کی کوشش کرنا بالکل فضول اور بے سود ہے۔ کیونکہ فطری و جبلی قوتیں تعلیم و تعلم سے کبھی زائل نہیں ہو سکتیں۔ جب زائل نہیں ہو سکتیں تو ان کے ماتحت افعال کا صدور بھی لازمی ہے۔ اب اگر اخلاق میں مدح و ذم فی نفسہ تسلیم کر لیا جائے تو خدائے قدوس پر یہ الزام عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے بندوں پر وسعت برداشت سے زیادہ بار رکھتا ہے۔ حالانکہ اسکا ارشاد ہے۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا الایہ۔ اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا۔ جب خود اس نے ایسے مذموم اخلاق انسان میں پیدا کر دیے جو کسی طرح بھی زائل نہیں ہو سکتے۔ مگر اس پر بھی حکم ہوتا ہے کہ تخلقو باخلاق اللہ تو یہ بے دردی نہیں تو اور کیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ اخلاق فی نفسہ مذموم و محمود نہیں ہوتے۔ بلکہ انسان اپنے بجا یا بے جا استعمال سے ان میں مدح و ذم کی صفت پیدا کر دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو جو محامد اخلاق ہیں وہ ہر وقت اور ہر حالت میں محمود رہتے حالانکہ ایسا نہیں۔ محل استعمال سے حکم بدل جاتا ہے۔ مثلاً سخاوت کو لیجئے فرض کیجئے کہ ایک آدمی بجد سخی ہے۔ اور کبھی کسی کا سوال رد نہیں کرتا۔ اگر کوئی اس شخص سے سوال کرے جو جواری یا شرابی ہے۔ اور اس امر کا اس سخی آدمی کو علم بھی ہو کہ اسکو جو کچھ میں دونگا وہ یقیناً اس فعل مذموم میں صرف کریگا۔ اس علم کے بعد بھی اگر وہ شخص مقتضائے سخاوت کی بنا پر اس کا سوال پورا کریگا۔ تو کیا یہ سخاوت اب بھی محمود ہی سمجھی جاویگی۔ ہرگز نہیں اور جب ایسا جود و کرم اچھا نہیں سمجھا جائیگا تو یہ تبدیل حالت کیوں پیدا ہوئی۔

اسی طرح بخل کا حال ہے۔ دیکھئے کوئی شخص عیوب میں بخل کرے تو کیا وہ ماجور نہ ہوگا۔ اور اگر ہوگا تو کیوں۔ اگر اخلاق ذمیمہ نتائج حسنہ کو متلازم نہیں۔ اس سے اکثر بزرگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اخلاق کی بھلائی یا برائی فی نفسہ کوئی چیز نہیں۔ اور جب یہ ثابت ہو گیا تو انسان کو یہ سعی کرنی چاہئے کہ ہر خلق کو اس طرح سے استعمال کرے کہ اس میں مذمت کی صفت نہ آنے پائے۔ اور اخلاق کے حقوق کی ذمہ داری محسوس کرے۔ اخلاق کے حقوق یہی ہیں۔ کہ انسان ان کو موقع اور محل پر استعمال کرے۔ اعتدال کا لحاظ رکھے۔ افراط و تفریط سے بچے جو موقع جس خلق کے برتنے کا ہے اس سے دریغ نہ کرے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/quranmaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

علی پور میں جاکر

از حضرت صاحبزادہ پیر محمد جمیل صاحب مخدومی بی اے سیالکوٹی تلمیذ خادم کوٹلوی

میرے کہاں نصیب علی پور میں آؤں میں ۔۔۔ قدموں میں اس جناب کے سر کو جھکاؤں میں
مل جائے مجھکو خاک جو پاؤں کے آپ کی ۔۔۔ سُرمہ بنا کے آنکھوں میں اسکو لگاؤں میں
ہو جائے گر کرم کی نظر اک مری طرف ۔۔۔ واللہ خوشی سے پھر تو نہ پھولا سماؤں میں
مل جائے گر حضور کی قربت میں جا مجھے ۔۔۔ دُنیا کے تخت و تاج کو ٹھوکر لگاؤں میں
کرتا ہوں یہ دُعا میں شب و روز اے خدا ۔۔۔ آؤں جو بیت یار میں واپس نہ جاؤں میں
یہ بے نوا جمیل سگ در ہے آپکا ۔۔۔ ہے آرزو کہ بھیک سے خالی نہ جاؤں میں

الوداعی نظم

پیر و مرشد اب مرا یا خدا جانے کو ہے ۔۔۔ بہر تفریح و سفر اب پیشوا جانے کو ہے
ہو مبارک آپکو اے ساکنان کوہ مری ۔۔۔ آج شب تم میں ہمارا مقتدا جانے کو ہے
کچھ تمہیں بھی علم ہے کیوں آج ہم محزون ہیں ۔۔۔ کوہ مری میں مقتدا اور مہ رخا جانیکو ہے
پوچھتے ہو مجھ سے کیا تم صدمہ و رنج فراق ۔۔۔ کشتیٔ اسلام کا اب نا خدا جانے کو ہے
بگڑے بن جائیں مسلمان فضل سے جس کے خدا ۔۔۔ ایسا ہادی پیشوا اور راہنما جانے کو ہے
سارے یاران طریقت ہیں تڑپتے ہجر میں ۔۔۔ چھوڑ کر ان کو مگر شاہِ ہدیٰ جانے کو ہے
تشنگان دید ہیں او مضطرب ہیں جاں بلب ۔۔۔ دردمندان مصیبت کی دوا جانے کو ہے
کیسے گذرینگے ہمارے دن یہ اللہ ہجر میں ۔۔۔ کیا کرینگی بلبلیں باد صبا جانے کو ہے
آج لے لو حضرت اقدس سے مقصد جلد جلد ۔۔۔ معدن جود و سخا لطف و عطا جانے کو ہے
پھر ملیں کرتے رہو اب راتدن تم یہ دعا ۔۔۔ چھوڑ کر فرقت میں اب آہ راہنما جانیکو ہے
الوداع اے الوداع شاہ و جماعت الوداع ۔۔۔ میرا آقا میرا یتیم جان ما جانے کو ہے

صبر کر بس اے جمیل بے صبر کر صبر تو
تم ہو ہی ندرت کے لئے نور خدا جانے کو ہے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رحیمی

از حضرت مولینا ظہور عالم خاں صاحب نقشبندی منزل محلہ رسول پور شہر الہ آباد

سرور کائینات خلاصہ موجودات آقائے دو جہاں رسول اکرم احمد مجتبے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سراپا رحمت و رافت ہیں۔ آپ کی حیات طیبہ کے جس پہلو پر بھی نظر ڈالی جائے۔ شان رحیمی و صفت کریمی کا نقدان نظر ہی نہیں آتا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کا ہر ہر پہلو ہر ہر شعبہ ہر نقطہ نگاہ سے جامع و مکمل ہے۔ کسی پہلو میں حرف گیری کی گنجائیش ہی نہیں جس نے بھی سرکار دو عالم کے خلاف شان کچھہ کہا یا لکھا ہے۔ اس نے جذبہ عناد بغض و حسد، تعصب کے زیر تحت اپنی عاقبت خراب کی ہے یا اپنی کور باطنی اور بد بینی کا ثبوت دیا ہے چونکہ خدائے کریم خود رحمن و رحیم ہے۔ لہذا اس کے جتنے نبی اور رسول دُنیا میں تشریف لائے وہ بھی رحیم و کریم تھے۔ علاوہ بریں اللہ تبارک تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت بندوں کے لئے ہدایت ہے اور اس کیلئے اس نے باب نبوت و رسالت اپنے بندوں پر وا کیا۔ لہذا کوئی نبی یا رسول معاذ اللہ ظالم و جابر تو ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر نبی و رسول میں شان رحیمی اور صفت کریمی کا ہونا ازبس ضروری ہے کیونکہ اس کی پیدائیش کی بنا ہی رحمت ہے۔

اوپر کہا جا چکا ہے کہ حضور سرور کائینات صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک کا ہر پہلو ہر نقطہ نگاہ سے جامع اور اکمل ہے۔ لہذا آپ میں شان رحیمی بھی بدرجہ اتم موجود ہے یا بالفاظ دیگر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان رحیمی دیگر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی شان سے کہیں زیادہ بلند و بالاتر ہے۔ اس مقابلے سے دیگر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں بظاہر تنقیص سی معلوم ہوتی ہے جو ایک مسلمان کیلئے باعث خرابی ہے۔ کیونکہ خود قرآن حکیم مسلمانوں کو تمام انبیا و رسل علیہم الصلوٰت والتسلیم کی تعظیم و تکریم کا حکم دیتا ہے۔ اور حکم بھی ایسا سخت کہ اگر دیگر انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ والسلام کی شان مبارک میں ذرہ برابر بھی سوء ادبی کی تو اپنے کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھے۔ مگر اللہ پاک خود قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔ تلک الرسل فضلنا بعضہم علیٰ بعض۔ یعنی بعض رسولوں کو بعض پر اللہ پاک نے خود ہی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان رحمت و رافت کو جملہ انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ والسلام کی شان سے ارفع و اعلیٰ کہا گیا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

کسی کی تنقیص حاشا وکلا ہرگز مقصود نہیں اور نہ اسکی مجال ہے مقصود عرض اسقدر ہے کہ سرکار دو جہان کے اس مخفی تفصیلی پہلو کو نمایاں کیا جائے۔ اور یہ دکھا دیا جاوے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان رحمت و رافت جملہ انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان سے کس درجہ ارفع و اعلیٰ ہے۔ قبل اس کے کہ مضمون زیر بالا خلاصہ پر بحث کی جائے پہلے رحمت و رافت کے مفہوم پر کچھ روشنی ڈال دینا ضروری ہے کیونکہ بغیر اسکے نہ کچھ کہا جا سکتا ہے اور نہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ رحمت و رافت کا یہ مفہوم ہرگز نہیں ہے کہ تمام چوروں۔ ڈاکوؤں۔ قاتلوں ظالموں۔ دروغ بافوں وغیرہم کو ہر حال میں بسلسلہ رحم معاف کر دیا جاوے۔ اور کسی کو کسی جرم کی سزا ہی نہ دی جائے۔ اگر خدانخواستہ یہ مفہوم لے لیا جائے تو دنیا میں امن و امان سکون و طمینان کا نام و نشان ہی مٹ جائے اور تمام روئے زمین قتل و غارت۔ لوٹ مار۔ چوری و زنا کا ایک ایسا ہنگامہ برپا ہو جائے کہ کسی کی جان و مال عزت آبرو محفوظ ہی نہ رہے۔ پس لازم ہے کہ پر سکون و باعزت زندگی بسر کرنے کیلئے ایسے قوانین وضع کئے جائیں جنکی رو سے افعال شنیعہ کے مرتکب سزایاب ہو سکیں جس نوعیت کا جرم ہو اسی نوعیت کی سزا ہو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ سزا دہی خوشحالی و فارغ البالی اور پرسکون و باعزت زندگی کے حق میں عین رحمت و رافت ہے۔ دوسری مثال لیجئے ایک شخص اپنے دشمن کے قبضہ میں ہو کر کہے کہ جاؤ میں نے تمہارا قصور معاف کیا تم سے درگذر کی۔ کیا اسکو اسکی رحمت و رافت کہیں گے ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ مجبور محض ہے۔ برخلاف اسکے اپنے دشمن پر پورا پورا قابو حاصل کر کے اگر اسکو معاف کر دے اس پر رحم و کرم کرے۔ اسکی بدی کا بدلہ نیکی سے دے اسوقت کہیں گے کہ بیشک وہ رحیم و کریم ہے۔ ان مثالوں سے واضح ہو گیا کہ مقتدر ہستیوں سے برمحل رحمت و رافت کے صدور ہونے کا نام رحیمی و کریمی ہے۔

اللہ جلشانہ نے حضور کی اس شان رحمت و رافت کو ایسے پیارے و جامع الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ اس سے بہتر صورت میں کوئی بیان ہی نہیں کر سکتا۔ اللہ پاک فرماتا ہے۔ وما ارسلنٰک الا رحمۃ اللعالمین۔ اے میرے پیارے حبیب ہم نے آپ کو جملہ عالموں کے لئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ غور فرمائیے اپنے محبوب کی شان کو رب کریم کس طرح بلند فرماتا ہے۔ اللہ پاک نے دیگر انبیاء کرام کو بھی خطابات عطا فرمائے ہیں کسی کو صفی اللہ کے معزز خطاب سے مشرف بخشا تو کسی کو خلیل اللہ کا رتبہ عطا فرمایا کسی کو کلیم اللہ کے خطاب سے سرفراز فرمایا تو کسی کو روح اللہ کہکر اسکی عزت افزائی فرمائی۔ لیکن کسی کی شان میں رحمۃ اللعالمین نہیں فرمایا۔ یہ شرف صرف آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جو جملہ انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پیشوا ہیں۔ امام ہیں مخصوص کر دیا اور اعلان کر دیا کہ نہ صرف

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

عالم بلکہ جتنے عالم بھی ہم نے پیدا کئے ہیں آپ سب کے لئے سرتاپا رحمت و رأفت ہیں۔ آپ میں وہ تمام خوبیاں جو دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں علیحدہ علیحدہ تھیں جمع کردی گئی تھیں۔ اسی لئے جس نے بھی کہا ہے۔ سچ کہا ہے ؎

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری ∴ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مسلمانوں کے لئے اس آیہ کریمہ سے بڑھکر مستند سند اور اس سے زیادہ مدلل دلیل اتفاق و ایمان کیلئے ہوسکتی ہے کہ خود قرآن حکیم سرکار کی اس صفت کا دعویدار ہے۔ اور یہ ایسی کتاب ہے کہ اسلام کا ہر فرقہ اس پر ایمان رکھتا ہے کسی کو مجال انکار نہیں۔ مگر ایک غیر مسلم جو قرآن حمید کا قائل نہ ہو اس دعویٰ کو کیونکر تہ دل سے تسلیم کرے جب تک اس دعویٰ کی تائید و تصدیق کے لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے واقعات پیش نہ کئے جائیں۔ اور پھر واقعات بھی ایسے ہوں کہ جن سے مجال انکار نہو۔ یہ بھی خدا کا فضل و کرم ہے کہ ہمارے سرکار آقائے دوجہان کی زندگی آئینہ کی طرح روشن اور شفاف ہے آپ کی پاک زندگی کا ہر شعبہ اور ہر شعبہ کے تمام جزئیات اسطرح دنیا کے سامنے روشن ہیں جس طرح نمائش میں ایک ایک چیز علیحدہ علیحدہ کرکے نمایاں طور پر رکھدی جاتی ہے جسکو اندھے کے سوا ہر آنکھ والا دیکھ سکتا ہے۔ دنیا کے کسی راہنما کسی پیغمبر یا اوتار کو لے لیجئے آپ اس کی زندگی کے چند بڑے بڑے واقعات کے سوا کچھ بھی معلوم نہ کر سکینگے کہ اس نے اپنی زندگی کس طرح گذاری۔ بچپن کس طرح گذرا جوانی کسطرح بسر ہوئی ایام پیری میں کیا کیا واقعات رونما ہوئے۔ پھر اگر ہر سہ زمانوں کے کچھ واقعات ملینگے بھی تو بہت موٹے موٹے واقعات ہونگے۔ جزئیات کا کچھ بھی پتہ نہ چلیگا۔ اور یہ بھی جو کچھ معلوم ہوگا افسانے کے رنگ میں معلوم ہوگا۔ تاریخی حیثیت انکی بھی تاریک ہوگی برخلاف اس کے رحمت عالم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور زندگی کی ایک ایک جزئی نہ صرف تاریخی صحت کے ساتھ بلکہ تاریخی صحت سے کہیں زیادہ صحیح تر ذرائع سے محفوظ ہے۔ ایک ایک واقعہ کا راوی اس کے اخلاق و عادات سیرت و خصلت اور یہ کہ اس نے کس سے روایت کی۔ اور پھر اس نے کس سے روایت کی اور پھر یہ سب راوی کیسے تھے کس قدر قوی انکا حافظہ تھا روایت بیان کرنیکا کیا طریقہ تھا۔ اگر ساری عمر میں ایک دفعہ بھی کمزوری دکھائی تو اسی نسبت سے اسکی روایت کمزور تسلیم کی جاتی ہے۔ بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تاریخ میں اسقدر صحت روایت کا اہتمام والتزام نہیں کیا جاتا جسقدر حدیث میں کیا گیا ہے۔ اور احادیث میں حضور کی مقدس زندگی کا ایک ایک واقعہ اور واقعہ کی جزئیات تک محفوظ ہیں۔ دیگر اقوام کے مورخین کو بھی احادیث کی صحت سے انکار نہیں ہے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

رحم وکرم کے چند واقعات تو ہر شخص کی زندگی میں مل جاتے ہیں۔ لیکن انکی بنا پر کسی کو سراپا رحمت نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں اگر کسی کی زندگی کا ہر شعبہ اور سوانح حیات کا ہر گوشہ رحم وکرم کے بیشمار واقعات سے پُر ہے تو اسکو ضرور مجسمہ رحمت درافت کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اوپر کہا جاچکا ہے کہ تمام انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام رحیم وکریم کے تھے۔ کوئی بھی ان میں معاذ اللہ بیرحم وخونخوار نہ تھا۔ لیکن تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض قرآن حکیم میں آچکا ہے۔ لہٰذا اگر کسی کی زندگی میں ایسے واقعات جو رحم وکرم پر مبنی ہوں زیادہ ہوں تو اسکو زیادہ رحیم وکریم کہنا پڑیگا۔ لہٰذا یہ معلوم کرنے کے لئے کہ تمام عالم کے لئے سرتاپا رحمت ورافت کونسا نبی ہے۔ ہم کو ان انبیاء کرام کی زندگی کے حالات ان کی تعلیم اُن کا قانون شریعت جو وہ ساتھ لائے جاننے کی ضرورت ہے کیونکہ بغیر موازنہ کئے کسی کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

بعض رسولوں اور رہنماؤں کے اقوال رحم وکرم کچھ اس درجہ خوش نما ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سے بڑھکر کوئی رحیم ہو ہی نہیں سکتا مثلاً حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا یہ ارشاد مقدس کہ اگر تمہارے ایک گال پر کوئی طمانچہ رسید کرے تو تم دوسرا گال بھی اس کے سامنے پیش کردو کسقدر بے مثل تعلیم ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا اسپر عمل بھی کیا جاسکتا ہے۔ مسیحی حضرات کا یہ دعویٰ ہے کہ سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی یہ تعلیم ہم لوگوں کے لئے بمنزلہ قانون کے ہے۔ مسیحی حضرات کے برتاؤ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اس قانون کی کس قدر پابندی کرتے ہیں۔ قارئین خود فیصلہ کرسکتے ہیں جس تعلیم پر عمل نہ ہوسکے وہ تعلیم ناقص ہوتی ہے۔ اور کوئی نبی ناقص تعلیم نہیں دیتا۔ یہ الزام سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر خود ان کے پیروؤں کی وجہ سے عائد ہوتا ہے۔ میرے خیال میں حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ ایک اخلاقی تعلیم دی تھی۔ ان پیروؤں نے اس تعلیم کو قانون قرار دیکر سخت غلطی کی۔ کہنے کا مقصد صرف یہی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر جتنے رسول دُنیا میں تشریف لائے کسی کی تعلیم تحریف سے محفوظ نہ رہ سکی۔ کیا یہود کیا نصاریٰ دونوں نے اپنی الہامی کتب میں اپنے اپنے مطلب کے موافق تحریف کی لہٰذا ان کی کتابیں قابل قبول ہو ہی نہیں سکتیں۔ اب رہے اہل ہنود تو یہ مقابلہ میں قطعاً ٹھیرتے ہی نہیں۔ ان کی الہامی کتاب اگر کوئی شودر سُن لے تو اس کے کان میں گرم گرم پگھلا ہوا سیسہ چھوڑ دیا جاتا ہے جو رحم وکرم کی نہایت نادر مثال ہے۔ آجکل بھی جبکہ زمانہ اسقدر ترقی کرگیا ہے۔ برہمن دیوتا اپنی دیویوں پر بھینٹ چڑھانے کے لئے انسانی قربانی سے گریز نہیں کرتے۔ ابھی حال کا واقعہ ہے کہ میں اخبار الامان جمعتی بابا پانچویں تاریخ ماہ اگست ۱۹۳۷ء کا مطالعہ کررہا تھا کہ یہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

واقعہ میری نظر سے گذرا کہ ایک گوالیہ کے نوجوان لڑکے کو ورغلا کر ایک برہمن نے ایسی قربانی ادا کرنی چاہی تھی مگر برہمن کی شومی قسمت کہ اس لڑکے کو دو چار روز بعد معلوم ہو گیا کہ اسے کیوں لایا گیا ہے اس نے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ پولیس والوں نے برہمن دیوتا کو گرفتار کر لیا۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ اہل ہنود کے دیوتا اور دیویاں کس قدر رحم دل ہیں۔ مر چکنے کے بعد تو ان کے رحم و کرم کی یہ حالت ہے کہ انسان قربانی کے خواستگار ہیں۔ زندگی میں نہ معلوم کیا حالت رہی ہوگی۔ ہاں اگر کسی کو اپنے یہاں رحیم تبلا سکتے ہیں۔ تو گوتم بدھ کو۔ ہنود مدعی ہیں کہ انہوں نے جیو ا ہنسا کی سخت ممانعت کی تھی۔ یہاں تک کہ سانپ بچھو اور دیگر ضرر رساں جانوروں اور حشرات الارض کی بھی حفاظت و خدمت کا حکم تھا۔ ان کیلئے شفاخانے کھلوائے گئے تھے۔ اب ذرا غور فرمائیے کہ اس پر عمل بھی ہو سکتا ہے اور اگر بالفرض محال عمل بھی ہو سکے تو سانپ بچھو وغیرہ ضرر رساں جانوروں کی خدمت کا حکم نافذ کر کے گوتم بدھ نے بنی نوع انسان پر کتنا رحم و کرم فرمایا۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ جسکی تعلیم ایسی ہو کیا وہ سراپا رحمت و رافت کہلانے کا مستحق ہے۔

دنیا میں بہت سے انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ پیغام خداوندی اپنی اپنی امتوں کو سنایا۔ اور جب امتوں نے انہیں طرح طرح کی ایذائیں پہونچائیں تو ان حضرات نے مجبور ہو کر ان کے حق میں بد دعا فرمائی۔ قہر خداوندی نازل ہوا۔ جو ان کی تباہی و بربادی کا باعث ہوا۔ لیکن رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان رحیمی سب سے جداگانہ ہے۔ آقائے مولیٰ بد دعا کرنا جانتے ہی نہیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ اسلام کیلئے طائف تشریف لے جاتے ہیں۔ جب تبلیغ شروع فرماتے ہیں تو وہاں کے لوگ سرکار کو پتھروں سے اسقدر مارتے ہیں جسم اطہر لہولہان ہو جاتا ہے اور سرکار بیہوش ہو جاتے ہیں۔ حضرت زید اسی حالت میں آپ کو طائف سے باہر ایک باغ میں اٹھا لیجاتے ہیں جسم مبارک سے اسقدر خون بہتا ہے کہ نعلین پاک خون سے پر ہو جاتی ہیں۔ اس باغ کے دیوار کے سہارے سرکار بیٹھ جاتے ہیں۔ اور نعلین مبارک اتار کر خون صاف فرماتے ہیں۔ اسی اثنا میں حضرت جبرئیل امین تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے پیارے محبوب ہم اہلیان عرش کے لئے سرکار کی یہ حالت ناقابل برداشت ہے۔ آپ ان بدبختوں کیلئے بد دعا فرمائیں۔ میں آمین کہتا ہوں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل آمین کے اصرار پر دست اٹھاتے ہیں۔ اور یوں دعا فرماتے ہیں۔ کہ اے دونوں جہاں کے مالک تیرے بندے تیرے رسول کو نہیں پہچانتے تو ان کے گناہوں کو معاف فرما اور چشم بصیرت عطا فرما کہ تیرے رسول کو پہچانیں تیرے ساتھ کسی کو شریک

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

دہرائیں۔ جب دعا ختم ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل امین تعجب کی حالت میں فرماتے ہیں کہ حضور نے یہ کیا دعا فرمائی۔ میں نے تو ایسی دعا کرنے کیلئے نہیں کہا تھا۔ فرمایا اے اخی میں رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر ایسی حالت میں قہر خداوندی کی دعا کیسے کر سکتا ہوں۔ ملاحظہ ہو یہ شان کریمی و رحیمی کیا اس واقعہ سے سرکار کا سراپا رحمت و رافت ہونا ظاہر نہیں ہوتا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طفولیت شباب اور پیری کے جملہ حالات محفوظ ہیں اور ان ہر سہ ادوار میں سرکار نے زندگی کے جملہ مراحل طے فرمائے۔ یتیمی کے مصائب آپ نے برداشت کئے۔ جوانی کے دور سے آپ گذرے۔ تاجرانہ زندگی کے نشیب و فراز سے آپ کو سابقہ پڑا۔ تجرد کی زندگی آپ نے گذاری عزلت اور گوشہ نشینی آپ نے اختیار فرمائی۔ مواعظ و مجالس میں آپ نے حصہ لیا۔ خلق کے عزیز و محبوب آپ رہے اور مخلوق کے مبغوض اور محسود بھی ہوئے۔ آپ اس دور سے بھی گذرے۔ جب آپ کو صادق اور امین کے لقب سے قریش پکارتے تھے۔ اور پھر اس دور سے بھی آپ گذرے کہ وہی قریش آپ کی جان کے دشمن ہو گئے آپ کے قتل کی سازشیں کیں۔ آپ نے محصور ہو کر بھی زندگی بسر کی اور آزاد ہو کر بھی۔ آپ نے خاوند ہو کر بھی زندگی گذاری۔ اور باپ اور نانا ہو کر بھی۔ محکوم کی حیثیت سے بھی زندگی بسر کی اور مظلوم کی حیثیت سے بھی۔ فاتح کی حیثیت سے بھی آپ تخت حکومت پر جلوہ فرما ہوئے۔ اور ایک مزدور اور سپاہی کی حیثیت سے بھی زندگی کے دن گذارے۔ سپہ سالار کی بھی حیثیت آپ کی رہی اور حلیف و حریف کی بھی۔ دشمنوں کے نرغہ میں بھی آپ رہے اور دوستوں کے حلقہ اور ہجوم میں بھی اذیتیں تکلیفیں مصائب و آلام سے بھی دوچار ہوئے۔ اور راحت و آرام کے سامان بھی مہیا ہوئے۔ جنگ بھی آپ کو کرنی پڑی اور صلح بھی۔ دشمنوں کے قبضہ میں آپ کے رفقا گئے۔ اور دشمنوں کے رفقاء بھی آپ کے قبضہ میں آئے۔ غرضیکہ شروع سے لیکر آخر تک زندگی کے جتنے بھی مدارج ہو سکتے ہیں۔ آپ سب سے گذرے۔ اب زندگی کے ان تمام مدارج اور تمام منازل کے ایک گوشہ کو دیکھئے۔ اور تلاش و جستجو کیجئے کہ کسی گوشہ میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جو وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین کے دعوی کے منافی ہو۔ کوئی ایک گوشہ بھی زندگی مقدس کا ایسا نہیں مل سکتا۔ جو رحمت و رافت لطف و کرم۔ محبت و الفت کے واقعات سے پر نہ ہو۔ مسلمانوں کا صرف یہ دعوی ہی دعوی نہیں ہے۔ اصل اور حقیقت اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ان بے شمار واقعات کو دیکھئے جو سرکار کی مقدس زندگی میں براہ راست رحم و شفقت اور رحمت و رافت سے تعلق رکھتے ہیں۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ملفوظات حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

از مولینا محمد عالم خانصاحب ہیڈ ماسٹر مجیدیہ اسلامیہ ہائی سکول الہ آباد

باطنی جذبہ کی حقیقت

عارفان الٰہی کی مہربانی اور قلبی توجہ جملہ سعادتوں کا مجموعہ ہے۔ انکی مہربانی اور توجہ گمراہ کو راہ راست پر لے آتی ہے اور سالک کو بیدار اور ہوشیار کر دیتی ہے خصوصاً اسوقت جبکہ یہ مہربانی اور توجہ حضور اور صحبت میں نصیب ہو یا بالفاظ دیگر عارفان الٰہی کی صحبت میں اٹھنا بیٹھنا ان کی قلبی توجہ اور مہربانی آہستہ آہستہ محبوب حقیقی تک پہونچا دیتی ہے۔

اہل اللہ کی صحبت کی برکت

اہل اللہ کی صحبت اور مہربانی وقلبی توجہ طریق سلوک اور جذبہ خالص کے حصول کی ضامن ہے یعنی اہل اللہ کی خالص بے ریا صحبت کی برکت طالب کے قلب میں جذبہ کی صفت پیدا کر دیتی ہے جو حقیقت میں محبت الٰہی کا جذبہ ہوتا ہے جنکی فضیلت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے جذبۃ من جذبات الرحمن توازی عمل الثقلین یعنی محبت الٰہی کا ایک جذبہ دونوں جہان کے اعمال کے مساوی ہے۔

کسی دوسرے طریقہ سلوک کو باطن میں جگہ نہ دو

ارادتمندوں کو بلا واسطہ خاندان کے بزرگوں سے فیض پہونچنا اگرچہ ناممکن نہیں ہے مگر بزرگان طریقت کا طریقہ یہی ہے کہ واسطے کی برکت کو ترک نہ کرے۔ اس سے اتباع طریقت میں بے برکتی پیدا ہوتی ہے پھر اسی کے ساتھ اس بات کو ارادتمند اور مرید کا پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے کہ جس طریقہ واسطہ اور نسبت کا اس نے اتباع کیا ہے۔ اسمیں کسی دوسرے طریقہ واسطہ اور نسبت کو شامل نہ کرے اس لئے کہ اس قسم کی شرکت ترقی کی مانع ہے۔ ہمارے طریقہ کے خواجگان کا مسلک یہ رہا کہ سلسلہ کے بزرگوں کے طریقہ کو ہر وقت نگاہ میں رکھنا۔ توجہ میں ان سے فیض کا طالب ہونا اور دوسرے طریقوں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھنا

اہل ارشاد کیلئے کشف والہام کا ہونا ضروری نہیں

اہل ارشاد یعنی راہنما شیخ طریقت اور مرشد کامل کیلئے کشف اور الہام کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ اصل امر حقیقت یہی ہے اور اہل طریقت کا اسی پر اتفاق ہے۔ ہاں یہ بات قرین عقل وقیاس ہے کہ اہل ارشاد

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

فنا اور بقا کے درجوں سے گذر کر علیم، حکیم اور متکلم کا مظہر بن جاتا ہیں۔

مرشد کی ہر وقت ضرورت ہے

بعض لوگوں کو یہ کہتے سُنا گیا ہے کہ اب فلاں شخص کو مرشد کی ضرورت نہیں ہے۔ جسکا صاف مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ مرید نور وصل سے شادکام ہو چکا ہے اور نور وصل کی قوت سے قایم ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ خیال قطعًا غلط ہے۔ مرید کو ہر حال میں ہر وقت مرشد کی ضرورت ہے اور مرید کسی وقت بھی اس قابل نہیں ہوتا کہ مرشد کے درمیانی واسطہ کو ترک کردے۔ ممکن ہے کہ مرید نور وصل کی قوت کو حاصل کرلے مگر اس حالت میں بھی وہ مرشد سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اگر مرشد مرید کو اس حال میں بھی ترک کردے اور اسکی خبر گیری نہ کرے تو مرید کو اس سے سخت نقصان پہونچ جائیگا اور اسکی حالت میں فتور واقع ہو جائیگا

مختلف سلسلوں میں مرید کرنا بیفائدہ ہے

طریقہ نقشبندیہ احراریہ کے آداب پر مضبوطی سے قایم رہو کسی اور سلسلہ کو اسمیں شامل نہ کرو۔ مختلف سلسلوں میں لوگوں کو مرید کرنا بیکار سی بات ہے۔ کوئی مرید ہو یا نہ ہو اپنے سلسلہ میں مرید کرو اور تعلیم و تلقین بھی اپنے ہی طریقہ کی کرو کسی کی روٹی کھانا اور کسی اور کے حق میں دُعا کرنا اچھا نہیں

مرشد کا پورا اتباع کرو

مرید کو مرشد کے ہاتھ میں اپنے کو اسطرح دیدینا چاہئے جس طرح غسال کے ہاتھوں میں مردہ کو دیدیا جاتا ہے کہ وہ جس قسم کا سلوک چاہے اس سے کرے۔ مرید کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے مرشد سے اس قسم کی خواہش ظاہر کرے کہ وہ مجھکو فلاں شغل یا فلاں طریق کی تعلیم مرحمت فرمائے۔ اس قسم کی خواہش مناسب نہیں ہے۔ خود رائی کا مظاہرہ کرتی ہے اور مرشد کے حق میں بے ادبی ہے۔

طریقت کی بنیادی چیزیں

ہمیشہ باوضو رہنا۔ شکرانہ وضو کے نوافل تحیۃ الوضو پڑھنا۔ کھانے میں احتیاط کرنا یعنی حرام اور مشتبہ اشیاء سے پرہیز۔ معاصی سے بچنا۔ غیبت نہ کرنا۔ کسی مسلمان کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھنا۔ مومن سے بغض و کینہ نہ رکھنا۔ کمزوروں پر سختی اور غصہ نہ کرنا طریقت کی بنیادی چیزیں ہیں۔ ان ہی چیزوں پر طریقت کی عمارت قایم ہے۔ اور ان کے بغیر طریقت کا کوئی کام استوار نہیں ہوتا اگر کبھی ان کاموں میں فتور واقع ہو جائے تو پختہ عہد کرکے خدا سے توبہ و استغفار کرنا چاہئے۔ یہی ہیں طریقت کی بنیادی چیزیں۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

توجہ کے مفہوم کی تشریح

توجہ افعال اختیاریہ میں سے ایک فعل ہے اور اختیاری فعل کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ (۱) پسندیدہ و مباح (۲) ناپسندیدہ و غیر مباح پس وہ توجہ جو ناپسندیدہ اور غیر مباح امور کے لئے کی جائے۔ اس توجہ کو بھی ناپسندیدہ و غیر مباح سمجھا جائیگا۔ اور جو توجہ امور پسندیدہ مشروعہ اور مباح کے لئے کی جائے اسکو پسندیدہ اور مباح توجہ کہا جائے گا۔

توجہ اگرچہ امور مباح کیلئے مشروع ہے۔ لیکن عارفوں کے نزدیک بے ادبی میں داخل ہے۔ اس لئے کہ توجہ سے کام لینا اس معنی کا مظہر ہوگا کہ گویا خداوند تعالیٰ کو اپنی مرضی کا تابع بنایا جاتا ہے اور اس کی مرضی معلوم کئے بغیر توجہ سے کام لیا جاتا ہے حالانکہ تمام کاموں کا وکیل خدا ہی کو بنانا چاہیئے

ذکر کی حقیقت کا بیان

ذکر کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی کے جسم کے تمام اعضاء ذکر میں اس کے ساتھ مشغول ہوں اور ذکر کے ساتھ حضور کامل ہونا بھی ضروری ہے۔ ایسے اوقات یا ایسی حالت میں جبکہ حضور میں فتور واقع ہوتا ہو۔ اہل اللہ کے نزدیک ذکر ممنوع ہے۔ کاہلی و سستی اور غفلت و بے توجہی کی حالت میں بھی ذکر نہیں کرنا چاہیئے۔

ذکر میں اسکا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ ذکر کے حروف صاف اور صحیح صحیح ادا ہوں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ الا انبئکم بخیر اعمالکم یعنی کیا اے لوگو میں تمکو تمہارے بہترین اعمال بتادوں اس حدیث میں بہترین اعمال سے مراد یہی ذکر ہے۔

حرام اور مشتبہ مال ہرگز نہ کھاؤ

طلب طریقت میں لقمہ حلال کی پوری کوشش کریں سستی اور فروگذاشت کو راہ نہ دیں۔ اس لئے کہ جذب کا طریقہ اکل حلال کی روشنی سے حاصل ہوتا ہے اور حرام اور مشتبہ غذا سے راستہ نظر نہیں آتا۔ اگر کوئی ایسا شخص سلسلہ میں شامل ہو جو حلال اور حرام کی پرواہ نہ کرتا ہو اول اسکو سمجھائیں لقمہ حرام کی مذلت اور خرابیاں بتائیں اور پھر یہ ہدایت کریں کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے انسان کے ہر فعل کو دیکھتا ہے۔ ممکن ہے ان تدبیروں سے وہ احتیاط کرنے لگے۔ اس پر بھی وہ احتیاط نہ کرے تو پھر اخلاق سے کام لیں اور لقمہ حرام و مشتبہ سے بچانے کی دعا وغیرہ سے کوشش کریں اور اسکی موجودگی میں لقمہ حرام کی بے برکتی اور بے اثری کے واقعات بیان کریں۔ اسپر وہ احتیاط نہ کرے۔ اور جیسا کچھ مل جائے کھاتا پیتا رہے۔ تو پھر طریقہ کا دباؤ اس پر ڈالیں۔ یعنی جو نسبت اسکے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اندر پیدا ہو چکی ہے۔ اس کو سلب کر لیں۔

والدین کی خدمت بھی سلوک کا طریقہ ہے

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی حالت میں معبود حقیقی کی طلب کے جذبہ سے متاثر ہو کر گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور وطن سے دور پہونچکر ایک بزرگ کی خدمت میں بخیال حصول فیض حاضر ہوئے بزرگ نے آپ کی حالت کو دریافت کرکے فرمایا تو جس چیز کی طلب میں گھر سے نکلا ہے تو اسکو تو گھر ہی میں چھوڑ آیا۔ یعنی وہ چیز گھر سے قدم نکالتے ہوئے گھر ہی کے اندر رہ گئی ہے۔ مطلب یہ کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ باحیات تھیں اور والدین کی خدمت کرنا بھی سلوک کا ایک طریقہ ہے۔

قصیدہ شریف

در شان اعلیحضرت عظیم البرکت امیر ملت قبلہ عالم محدث علیپوری دامت برکاتہم

از عالی جناب حضرت مولینا حافظ صاحبزادہ سید حیدر شاہ صاحب علی پوری دامت برکاتہم

عشق کا جام پلا دے اے علی پور والے
اور بھی مست بنا دے اے علی پور والے

حق نے تجھکو تو بنایا ہے امیر ملت
مرتبہ اور بڑھا دے اے علی پور والے

عشق سے اپنے مجھے کردے تو بیخود ایسا
خاک در خاک رلا دے اے علی پور والے

بھولا بھٹکا ہیں مسافر ہوں رہ یثرب کا
عرب کا رستہ بتا دے اے علی پور والے

مست ہو جاؤں تمنا ہے میرے ولیکن یہ
ہاں تو اک جام فنا دے اے علی پور والے

در سے تیرے نہ گیا خالی کوئی بھی سائل
مجھکو بھی گنج عطا دے اے علی پور والے

کام سب ٹھیک ہو جائیں میرے اک پل میں
دل سے کچھ ایسی دعا دے اے علی پور والے

درد فرقت میں شب و روز مرا جاتا ہوں
آ تو کچھ دل کی دوا دے اے علی پور والے

در پہ آیا ہے تیرے آج حیدر بیکس
اسکو کچھ راہ خدا دے اے علی پور والے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ضرورت پیر

از حضرت صوفی محمد امین صاحب وزیرآبادی

گر تو سنگِ خارہ مرمر شوی * چوں بہ صاحب دل رسی گوہر شوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون - حکم ہوتا ہے اے ایمان والو ڈرو خدا سے اور تلاش کرو وسیلہ خدا کی طرف پہونچنے کا اور جہاد کرو نفس کے ساتھ تاکہ تم فلاح پاؤ - ایمان لانیکے بعد خدا سے ڈرکر اس کے وصال کیلئے ضروری ہے کہ ہر مومن وسیلہ یعنی ذات مرشد کامل کی تلاش کرے اور بعد میں نفس کے ساتھ ایسا جہاد کرے جس سے کہ وہ خدا کا مقرب بن جائے - شیخ کامل مکمل تو بہت ملتے ہیں۔ مگر مرید صادق ملنا مشکل ہے جو کہ پیر کے حکم کے آگے سر تسلیم کرے - اور مقصود کو پہونچے - باطن کے جلا کے لئے وسیلہ کی تلاش ضروری ہوئی - تاکہ پیر کے فرمائے ہوئے نسخہ کو روحانی مرض کے ازالہ کے لئے استعمال میں لادے - اور جو پرہیز فرمائے وہ بھی بجالائے - کیونکہ اس کے بغیر صفائی قلب محال ہے - مرید جب شیخ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہے تو جتنے گناہ اس کے ہوتے ہیں اللہ تعالی ان کو نامہ اعمال سے محو کر کے اتنی ہی نیکیاں لکھ دیتا ہے گویا ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہے - اول اول اس مومن کو جو انعام خدا سے ملتا ہے وہ گناہوں کی معافی اور اتنی ہی نیکیاں ہیں - بعد میں اگر وہ تعمیل حکم میں مساعی جمیلہ سے کام لیتا ہے تو وہ رفتہ رفتہ ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ اسکی کایا پلٹ جاتی ہے - چنانچہ مولینا رومؒ فرماتے ہیں ؎

ہیچ نکشد نفس را جز ظلِ پیر * دامنِ آں نفس کش را سخت گیر

یعنی نفس کی اصلاح بغیر پیر کے محال بلکہ ناممکن ہے -

ذکر قلبی و دوام توجہ روح و دل کی صفائی ایسی وسیع کرتی ہے کہ دل آئینہ بنکر برکات و کمالات شیخ سے منعکس ہو جاتا ہے - مولینا مثنوی شریف میں رومیوں اور چینیوں کے کمالات کا قصہ لکھتے ہیں کہ چینیوں کا نقش و نگار میں دعوی اور رومیوں کو اپنے صفائی اور کاریگری کا دعوی چنانچہ چینیوں نے ایک مکان میں اعلی سے اعلی نقش و نگار بیل بوٹے تیار کئے - ادھر رومیوں نے دیواروں کی صفائی میں ایسی کمالیت دکھائی کہ جو کچھ چینی بنا چکے تھے - وہ سب کچھ دوسری طرف

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

جلا شدہ دیواروں پر آتر آیا - پورا عکس پڑگیا - تو مطلب اس قصہ سے یہ نکلتا ہے کہ جب مرید صادق کا دل بھی ایسی صفائی حاصل کرلیتا ہے اور آئینہ ہوجاتا ہے تو پیر کے دل سے وہ تمام کمالات و برکات کا جامع اور حاصل کرنے والا ہوجاتا ہے تو گویا جو نور نبوت خلیفہ اول کے سینے میں آیا ہووے وہ سلسلہ کے ذریعہ شیخ کامل کے دل مبارک میں درخشاں ہوتا ہے اور وہاں سے مرید صادق حاصل کرلیتا ہے - اور واصل باللہ ہوجاتا ہے - (باقی باقی) +

قصیدہ

در شان اعلیحضرت عظیم البرکت امیر الملت قبلہ عالم محدث علی پوری دامت برکاتہم

از قلم جناب میاں فقیت محمد صاحب فقیر الصدیقی درویش آستانہ علی پور شریف

شاہ جماعت نام ہے تیرا اعلیٰ تیری شان
روشن ہے بس نام سے تیرے زمین و زمان

حق نے بخشی تجھکو عزت اور بڑھا دی تیری شوکت
توہی ہے امیر ملت مانے کل جہان

نام جماعت پیارا پیارا مریدوں کا اپنے ہے سہارا
اک نظر میں دے نظارا میں جاؤں قربان

تیرے پیروں کا بھی پیر کوئی نہیں تیری نظیر
مدد کرلے دستگیر تو ہے مہربان

عالی ہے تیرا دربار آیا ہوں میں او گنہار
بیڑا میرا کر دے پار اے میرے نگہبان

اعلیٰ ہے تیرا آستانہ میں بھی ہوں تیرا دیوانہ
اک نظر میں کر مستانہ رہے نہ ہوش دھیان

بیمار ہجر کو دے دوا تو حق میں میرے کر دعا تو
گنج نعمت کر عطا تو کھلا ہے دستر خوان

یہ فقیر آیا ہے در پر عیبوں کی گٹھڑی ہے سر پر
رحمت کی اب اک نظر کر مشکلیں ہوں آسان

شاہ جماعت نام ہے تیرا اعلیٰ تیری شان
روشن ہے بس نام سے تیرے زمین و زمان

صدائے درویش

از قلم خانصاحب غلام نبی خانصاحب میر حلقہ سیالکوٹی

اے عزیز یہ ایک پروانہ تو کوتاکا تیین کے نام اور دوسرا پروانہ بنام سلطان دل جاوی ہماجہا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مضمون یہ تہا۔ پروانہ موسومہ سلطان دل نصیحت و عالی مراتب سلطان دل حفظ۔ صدق ولد راستی خان ذات شریف ساکن ایمان آباد ضلع جنت مدعی بنام کذب ولد شیطان ذات بے ایمان ساکن مغا علاقہ ضلع جہنم مدعا علیہ۔ علت تہمت دہی خلاف یعنی ازالہ حیثیت عرفی بموجب دفعہ قانون مرتبہ تقدیر۔ مدعی نے اپنے اظہار میں لکہا ہے کہ کذب نے رپورٹ اپنی کارگذاری کی بابت تمہارے پاس بہیجی تہی۔ اور اسمیں نسبت صدق کی کئی باتیں خلاف اور سخت لکہی تہیں۔ اس رپورٹ کا ملاحظہ اس مقدمہ کے تصفیہ کیواسطے۔ اور نیز تمہاری حاضری واسطے دریافت حال مقدمہ کے ضرور ہے چاہیے کہ بغور صدور حکم پروانہ ہذا رپورٹ کو لیکر حاضر ہو۔ تحریر تاریخ فلاں۔ جب یہ ہر دو پروانے لکہے گئے تو انکی نقل ایک کتاب نقول پروانجات میں ہوکر اس کتاب کے جو نمبر شمار تہے وہ ان دونوں پروانوں کے ایک گوشہ کی طرف لکہی گئی۔ اور بعد دستخط اور مہر سرکاری کے پروانہ موسومہ سلطان دل کے پاس بسبیل ڈاک اشارہ بہیجا گیا۔ اور ہر دو کاغذات یعنی عرض و اظہار جسکو مثل کہتے ہیں بعد تحریر پروانجات اہلمد کے پاس گئی۔ اہلمد نے جسکا نام قوت حافظہ تہا۔ اول فہرست لکہی۔ اسطرح پر کہ ایک ورق سادہ کاغذ کا لیا۔ اور مثل کے ساتہ دہاگا سے نتہی کیا۔ اور اس کاغذ کے وسط میں ایک مدڈال کر نام مدعی و مدعا علیہ و علت کا لکہدیا۔ اور پھر اسکو رجسٹر میں درج کیا اس رجسٹر کی پیشانی یہ تہی "پیشانی رجسٹر اہلمد"۔ نمبر شمار۔ نام مدعی بقدر ولدیت قومیت و سکونت نام مدعا علیہ بقدر ولدیت قومیت و سکونت۔ علت یعنی دعوی تاریخ رجوع مقدمہ۔ نام محکمہ۔ خلاصہ حکم اخیر۔ تاریخ داخلدفتر العبد محافظ دفتر۔ اور جس نمبر پر درج کی تہی۔ وہ نمبر فہرست کے گوشہ پر لکہدیا تاکہ جبوقت مثل داخلدفتر ہو۔ اسوقت واسطے لینے العبد محافظ دفتر کے وہ نمبر رجسٹر میں دیکہہ لیا جاوے اور فہرست طرز تحریر۔ اگرچہ عبارت میں مثل تبلائی گئی۔ مگر فہرست کی نقل بہی لکہی جاتی ہے۔ نمونہ فہرست مثل۔ نمبر رجسٹر۔ صدق ولد راستی خان قوم شریف ساکن ایمان آباد ضلع جنت مدعی بنام کذب ولد شیطان ذات بے ایمان ساکن بدمعاش پورہ ضلع جہنم مدعا علیہ۔ علت تہمت دہی خلاف یعنی ازالہ حیثیت عرفی بموجب دفعہ ۵ ا قانون مرتبہ تقدیر۔ اور بعد درج رجسٹر مثل کو اپنے پاس رکہا کہ جب آسامیان مطلوبہ آئینگی اور اظہار نویس طلب کریگا دیدی جاویگی۔ ناظر نے وہ پروانہ چپڑاسی کو جسکا نام اختیار تہا دیا کہ اسکی تعمیل کرو۔ اس نے فوراً بموجب حکم کے آسامیان کو حاضر کیا۔ ناظر نے پروانہ کی پشت پر یہ رپورٹ لکہدی کہ جناب عالی حسب الحکم حضور کی آسامیوں کو حاضر کرتا ہوں لکہکر پیش کیا اسپر اظہار لکہے گئے۔ اظہار فرشتہ یسار گواہ مدعی بحلف باجلاس عدل و حکم

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مختار کاران سلطنت حق - واقع تاریخ فلاں - سوال حسب ضابطہ (جواب) نام میرا فرشتہ بسار باپ کا نام نور ذات فرشتہ ساکن ملک جبروت بپیشہ تحریر اعمالنامہ - (سوال) مسمی صدق مدعی نے نسبت کذب کے یہ نالش کی ہے کہ کذب نے میری نسبت کئی کلمات سخت لکھے - تمکو کیا معلوم ہے - (جواب) ضرور کذب نے ہمارے سامنے صدق کی نسبت لکھا ہے کہ صدق کی عادت خلاف گوئی کی ہے اور اسی طرح اور بھی سخت باتیں لکھی تھیں - (سوال) تمکو معلوم ہے کہ درحقیقت صدق میں یہ عادت ہے یا نہیں -

(جواب) ہمکو اچھی معلوم ہے کہ یہ عادت صدق میں نہیں - ہاں کذب میں ہے - (سوال) تم کس طرح جانتے ہو - (جواب) ہم ہر وقت انکے پاس حاضر رہتے ہیں - جو بات وہ کہتے ہیں ہم سب سنتے رہتے ہیں اور بلکہ لکھ لیتے ہیں - اور کسی وقت ان کے پاس سے جدا نہیں ہوتے - یہانتک وہ رات کو سوئے رہتے ہیں - اور ہم ہر وقت انکی چارپائی کے پاس کھڑے رہتے ہیں - (سوال) تم کس مطلب سے انکے پاس حاضر رہتے ہیں -

(جواب) جسنے ہمکو پیدا کیا ہے - اس نے ہمارے ذمہ یہی خدمت دے رکھی ہے کہ تم برابر ہر وقت انکے پاس حاضر رہو - اور جو کچھ یہ کریں انکو کتاب اعمالنامہ میں تحریر کرتے رہو - چنانچہ ابھی کتاب ہیں - ہم سب کا حال لکھتے رہتے ہیں - بعد اس کے اظہار دوسرے گواہ کا علیحدہ قلمبند ہوا - اس نے بھی اسی طرح لکھایا پھر اس کے بعد جواب مدعاعلیہ تحریر ہوا - اسکی بھی نقل لکھی جاتی ہے - چونکہ مدعاعلیہ کا جواب بلا حلف لکھا جاتا ہے - اسواسطے بلا حلف لکھا گیا - جواب مدعاعلیہ - جواب کذب مدعاعلیہ بلا حلف اجلاس عدل و حکم مختار کاران ریاست حق واقع تاریخ - (سوال) حسب ضابطہ - (جواب) نام میرا کذب ولد شیطان ذات بے ایمان ساکن موضع بدمعاش بلدہ علاقہ ضلع جہنم پیشہ نوکری - (سوال) صدق مدعی نے تمپر نالش کی ہے کہ تم نے اسکی نسبت ایک رپورٹ میں جو سلطان دل کی طرف بھیجی تھی بہت سی باتیں محض خلاف اور سخت لکھیں اسکا کیا جواب ہے - (جواب) سب جھوٹ ہے میں نے کچھ نہیں لکھا - صدق خلاف کہتا ہے (سوال) صدق تمہاری نسبت کیوں خلاف کہتا ہے - (جواب) ناحق جھوٹ کہتا ہے - (سوال) کراماً کاتبین اس کے گواہ کہتے ہیں کہ ضرور تم نے ان کے سامنے لکھیں اور بلکہ وہ بھی کہتے ہیں کہ تمہاری عادت خلاف گوئی کی ہے - صدق میں یہ عادت نہیں - (جواب) ہم نے کراماً کاتبین کا نام بھی نہیں سنا - اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے - اور وہ میری نسبت جو کچھ کہتے ہیں بالکل خلاف کہتے ہیں -

(سوال) تمہارے پاس کیا وجہ تردید کی ہے کہ جس سے تم ثابت کرا سکتے ہو کہ صدق کا دعوی جھوٹھا ہے (جواب) گواہان مندرجہ ذیل موجود ہیں یعنی شیطنت حرامزدگی - دغا - فریب - بے ایمانی - حرامخوری قلب سازی - راہزنی - لغو - بیحیائی - حیلہ غیبت بعد اس کے اظہار گواہان مدعاعلیہ قلمبند ہوئے -

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اظہار گواہ مدعا علیہ۔ اظہار شیطنت گواہ مدعا علیہ بحلف۔ اجلاس عدل بحکم مختارکاران سلطنت واقع تاریخ فلاں۔ (سوال) حسب ضابطہ (جواب) نام میرا شیطنت ولد شیطان ذات فتنہ ساکن موضع فریب پیشہ شیطانی۔ (سوال) تم کو کذب مدعا علیہ نے گواہ دیا ہے کہ صدق نے جو دعویٰ تہمت خلاف کا نسبت کذب کے کیا ہے وہ خلاف ہے۔ (جواب) ہم یہ جانتے ہیں کہ کذب ضرور سچا ہے کبھی اس نے صدق کی نسبت کوئی کلمہ سخت نہیں لکھا۔ (سوال) صدق کہتا ہے کہ کذب نے میری نسبت ایک رپورٹ میں لکھا تھا کہ صدق کو عادت خلاف گوئی کی ہے۔ (جواب) سب جھوٹھ ہے۔ (سوال) تم کس طرح جانتے ہو کہ سب خلاف ہے۔ جبکہ ہم کذب کے ہر وقت ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہیں۔ اور کذب کوئی کام بجز ہماری صلاح کے نہیں کرتا۔ پس وہ اگر ایسا کرتا تو ہمکو بھی ضرور خبر ہوتی نقط۔ اسی طرح علیحدہ علیحدہ سب گواہوں کا اظہار لکھا گیا۔ سب نے متفق اللفظ والمعنی ہو کر یہی لکھایا۔ سلطان دل کا بھی اظہار لیا گیا۔ اس نے دعویٰ صدق کو تصدیق کیا۔ بعد اس کے موکل اظہار و جواب شامل ہو کر معہ رپورٹ کذب کے جو سلطان دل کی دفتر سے آئی تھی مثلخواں کے سپرد ہوئی۔ مثل خوان نے ان سب کو پڑھا اور مختارکاران ریاست حق سنتے رہے۔ جو جو سوال اسوقت کرنا مناسب سمجھا گیا وہ کیا گیا۔ چنانچہ کراماً کاتبین سے پوچھا گیا کہ وہ اعمالنامہ جو تم لکھتے رہتے ہو کہاں ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ موجود ہے وہ بھی دیکھا گیا۔ اور رپورٹ کذب کی بھی ملاحظہ ہو کر اور پیشی ہیں کذب سے بطور تتمہ سوال کے یہ پوچھا گیا کہ یہ رپورٹ تمہاری لکھی ہوئی ہے یا کہ نہیں۔ اس نے اسکے کہنے سے انکار کیا۔ مختارکاران ریاست حق نے ایک شخص موجودہ عدالت کو جس کا نام شناخت تھا۔ بلاکر حکم دیا کہ وہ دیکھکر عرض کرے۔ اُس نے کچھ عبارت شہزادہ کذب کے ہاتھ سے لکھائی اور اس رپورٹ کے دستخط سے ملائی تو وہ مل گئی بعد ملاحظہ و سماعت کل مثل کے جب مختارکاران ریاست نے دیکھا کہ اب اسمیں اور کوئی امر قابل تحقیقات کے ہیں کہ جسکی تحقیقات پر فیصلہ کو ملتوی کیا جاوے تو حکم نویس کو حکم دیا کہ فیصلہ لکھو۔ چنانچہ مختارکاران ریاست حق فرماتے گئے اور حکم نویس کاغذ لوح پر لکھتا گیا ؂ (باقی)

حلقہ ہائے ذکر کی اطلاع

(اڈیٹر)

خاکسار کے مسکن موضع رائے پور میں بھی بفضلہ تعالیٰ ہر جمعرات کو حلقہ ذکر ہوتا ہے۔ چونکہ آبادی بالکل مختصر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مگر پھر بھی خدا کے فضل و کرم سے اوسط حاضری ہر جمعرات کی بیس تک پہنچ جاتی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

سیالکوٹ شہر میں مقام اقدس جماعت منزل میں ہر جمعہ کو بعد نماز مغرب ختم خواجگان نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین پڑھا جاتا ہے اور چائے بسکٹ تقسیم ہوتی ہے۔ اور ہر حلقہ نہایت آب و تاب سے ہوتا ہے اور حاضرین کی فہرست ہر جمعہ کو باقاعدہ سکرٹری انجمن خدام الصوفیہ سیالکوٹ کی طرف سے دربار اعلیٰ سرکار علی پوری دامت برکاتہم میں پہونچائی جاتی ہے۔ اوسط حاضری پچاس سے زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یاران طریقت میں محبت و اتفاق عطا فرما دے۔ آمین +

جموں۔ وزیرآباد۔ گجرات۔ پشاور۔ کوہاٹ۔ لاہور۔ امرتسر۔ کچہری۔ ننگ تھلہ۔ رہتک۔ آگرہ۔ مراد آباد۔ الہ آباد وغیرہ سے باقاعدہ رپورٹ دفتر میں موصول ہوتی رہتی ہے۔ نل گنڈہ (حیدرآباد) سے مولینا عبد الحمید صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ختم خواجگان و حلقہ ذکر باقاعدہ ہوتا ہے۔ موضع ننگ تھلہ۔ دلاندھڑی کی انجمن کے سکرٹری منشی محمد خورشید صاحب اطلاع دیتے ہیں جو بجنسہ درج کی جاتی ہے۔

مورخہ ۲۸ جمادی الثانی بروز ہفتہ بعد نماز عشا بشمولیت یاران طریقت ننگ تھلہ دلاندھڑی بعد حلقہ جناب سید نذیر حسین صاحب ختم خواجگان و حلقہ ذکر ہوا۔ بعد ازاں ماہانہ اجلاس منعقد ہو کر مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں ہوئی۔

(اولاً) قرآن خوانی۔ نعت خوانی۔ قصائد در شان اعلیحضرت امیر ملت۔ قبلہ عالم شاہ صاحب مدظلہ سنائے گئے۔ بعدہٗ یاران طریقت نے یکے بعد دیگرے تقاریر سنا کر حاضرین کو محظوظ و مسرور فرمایا۔

بعد ازاں صاحب صدر مولینا سید نذیر حسین شاہ صاحب نے جلسہ پر مبارکباد دیتے ہوئے حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور بعد دعائے خیر جلسہ خیر و خوبی ختم ہوا۔ خدا کے فضل و کرم سے اس سے بیشتر ہر ہفتہ کو ختم خواجگان و حلقہ ذکر علی الدوام ہوتا ہے۔

عالیجناب حضرت حاجی مستری محمد شفیع صاحب سکرٹری انجمن خدام الصوفیہ نقشبندیہ جماعتیہ راولپنڈی ..... سالانہ فہرست دفتر میں ارسال فرماتے ہیں کہ یہاں ہر جمعرات کو حلقہ ذکر نہایت پابندی سے ہوتا ہے۔ آپ نے اگست ۱۹۳۶ء سے جولائی ۱۹۳۷ء تک ہر ماہ کی ہر جمعرات کی تعداد حاضری یاران طریقت سے اطلاع دی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسط حاضری ہر جمعرات کو بیس تک پہنچ جاتی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

بنگلور۔ میسور۔ بمبئی جو ہم سے بہت دور ہیں وہاں کے یاران طریقت بھی خدا کے فضل سے حلقہ ذکر نہایت پابندی سے کرتے ہیں۔ ریاست میسور کے قصبہ مسہلی کی ناظم جماعت ہر ماہ کی ہفتہ وار اطلاع حلقہ ذکر دیتے ہیں۔ اور یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ یاران طریقت نہایت خلوص و محبت سے حلقہ ذکر میں شامل ہوتے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ں۔ اللہ تعالیٰ تمام یاران طریقت کو حلقہ ذکر میں شمولیت کی توفیق عطا فرماوے اور ہمارے سرپرست حضرت امیر ملت سرکار علی پوری دامت برکاتہم رتبہ علی الدوام رکھے۔ آمین۔

یاران طریقت کا فرض ہے کہ اپنے اپنے حلقوں میں بعد ذکر الٰہی عالی جناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین شیخ العاشقین اعلیحضرت امیر ملت مدظلہ اور عالی جناب حضرات صاحبزادگان بلند اقبال و جملہ فرزندان کی درازی عمر و صحت سلامتی کیلئے دعائے خیر کیا کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے ہر شہر و ہر قصبہ و دیہات میں حلقہ ذکر قایم کرنے کی کوشش کریں۔ اور انجمن خدام الصوفیہ کے انعقاد کو اپنا فرض منصبی سمجھ کر اسکے ماتحت شعبہ تعلیم و تبلیغ مطابق مذہب عالی جناب امام الائمہ سراج الامۃ امامنا الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک شاخ مقرر کریں۔ اگر ہو سکے تو ایک ایسے باعمل مبلغ کی یہ کام سپرد کریں تاکہ وہ مذہب حنفی کی تعلیم و تبلیغ کرے۔ اور سادہ لوح یاران طریقت و دیگر حنفی برادران کو اصول مذہب حنفی و دلائل مسائل حنفیہ سے باخبر کرے۔ تاکہ فرقہ ہائے ضالہ کے اثر سے محفوظ رہیں۔

انوار الصوفیہ ناظرین کرام۔ ہر ماہ کے رسالہ کی عرض آپ بذات خود پڑھتے ہونگے یا کسی سے سنتے ہونگے مگر افسوس کہ کسی صاحب نے اسکی امداد کی طرف التفات نہیں فرمائی۔ رسالہ اب تو حد سے زائد مقروض ہو گیا ہے۔ اگر اس ماہ میں یاران طریقت نے توجہ نہ فرمائی تو خاکسار اس کے خرچ کا متحمل نہ ہو سکیگا۔ پھر شکایت معاف کرنا۔ باوجود ہر ماہ کی اطلاع پڑھنے سننے کے پھر بھی یاران طریقت وی پی کے واپس کر دینے میں تامل نہیں فرماتے۔ یہ تین چار مہینے اخبارول کی مالی کمزوری کے ہوتے ہیں۔ مگر انوار الصوفیہ تو ہمیشہ کیلئے کمزور ہے تو پھر کمزوری پر کمزوری آنے سے کس طرح زندگی بسر کر سکیگا۔ اس لئے اپنے اپنے حلقہ میں اپیل کریں تاکہ یاران طریقت اس کی امداد کی طرف متوجہ ہوں۔ ع بر کریماں کارہا دشوار نیست ۔

انجمن حنفیہ موسوم بہ انجمن سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرکز یہ بہاولپور کا

انعقاد

فرستادہ جناب منشی سید فیض محمد صاحب نقشبندی جماعتی پنشنر ریاست بیکانیر حال ساکن نیو سپیشل آبادی محکمہ نور محل بہاولپور

رسالہ انوار الصوفیہ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء میں جناب مدیر صاحب رسالہ کے اس اعلان پر کہ برادران طریقت و عام مسلمانان کا عموماً فرض ایمان ہے کہ وہ اپنے دیہات میں مجالس حنفیہ قایم کرکے علمائے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

احناف کو مدعو کرکے ہر فرقہ باطلہ کی تردید کرائیں اور مذہب اہل سنت والجماعت کے مسائل کی تبلیغ کرائیں۔ بطور خوشخبری ناظرین یہ اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میں جب ریاست بیکانیر سے پنشن لیکر ریاست بہاولپور میں آیا ہوں یہاں پر بھی اپنے تجربہ سے امر متذکرہ بالا کی کمی و وہابیت وغیرہ کی تبلیغ کا زور بہت محسوس کر رہا تھا۔ اور چند افراد اہل درد و محبت بہاولپور کے بھی مجھ سے زیادہ پہلے سے بھی اس امر کو محسوس کر رہے تھے کہ خداوند کریم کوئی دن لاوے جو حق کا غلبہ ہو۔ چنانچہ جبکہ پیمانہ وہابیت لبریز ہو گیا۔ اور الم نشرح بڑے بڑے جلسوں میں اولیاء عظام کی شان میں توہین و نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں کمی اور اپنے عقائد ہائے باطلہ کی تبلیغ فرقہائے باطلہ کی طرف سے ہونے لگی تو سرزمین بہاولپور میں جذبہ غیرت پیدا ہوا۔ اور چند دردمندان و خادمان صوفیائے کرام کی آہ رسائی نے ایسا اثر دکھلایا کہ مقابلہ کی بڑی سے بڑی طاقتیں پسپا ہو گئیں یعنی ماہ جون ۱۹۳۶ء میں اسی اندرونی تحریک پر ایک خاص میٹنگ برمکان دار العرفان عالیجناب فیضمآب حاجی مولوی مدنی حکیم عبد الرشید صاحب نقشبندی مجددی افسر الاطباء بہاولپور گورنمنٹ زیر صدارت صاحب موصوف منعقد ہوئی۔ جسمیں چند احباب دردمندان و عاشقان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شامل تھے اور خاکسار بھی شامل تھا۔ الحمد للہ کہ اسی روز دفعتاً انجمن مندرجہ عنوان بالا کا انعقاد ہوا۔ جس کے صدر انجمن عالیجناب حکیم صاحب موصوف و نائب صدر مولوی حاجی صوفی امیر الدین خانصاحب قادری ڈپٹی کلکٹر انہار بہاولپور و جنرل سکرٹری و ناظر امور عامہ مجاہد ملت جناب حاجی حافظ لعل الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر اکونٹنٹ جنرل بہاولپور و ناظم امور شرعیہ مولوی حاجی ارشاد احمد صاحب ناظر دفتر مشیر مال بہاولپور و مشیر قانونی و سپرنٹنڈنٹ دفترجات جناب پیرزادہ صوفی تاج الدین احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پریس ایڈیٹر صادق الاخبار بہاولپور و سرمایہ دار جناب بابو دبیر حسین صاحب ہیڈ ڈرافسمین محکمہ انہار و امیر شبان رضاکاران۔ مسٹر احسان صاحب محرر چونگی و سفیر انجمن جناب حاجی مولوی فضل احمد صاحب واعظ جامع مسجد بہاولپور وغیرہ وغیرہ عہدہ داران مقرر ہوئے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے ایکدم کام انجمن ایسا زور شور سے شروع کیا گیا کہ روزانہ محلہ میں مجالس وعظ و میلاد شریف کا انعقاد ایک ماہ تک برابر رہا۔ جوق در جوق ممبران کا داخلہ انجمن ہذا میں ہوتا گیا۔ آج اسقدر ترقی و عروج انجمن ہذا کو ہوا کہ قریباً چھ سو ممبران انجمن ہذا میں شریک ہو گئے جسمیں صدر بہاولپور کے عام و خاص معززین اہلکاران افسران رئیس تاجران وغیرہ مضافات کے زمینداران آبادکاران لوگ داخل انجمن ہذا ہیں

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اور ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق ماہانہ و ہنگامی امداد کیلئے دل سے کر رہا ہے - اور انجمن ہذا کے قواعد و ضوابط بھی تجویز ہو کر طبع ہو گئے ہیں جن کے مطابق عمل بھی شروع ہو گیا ہے - اصل اصول انجمن ہذا محبت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و اہل اللہ و اتباع شریعت و اشاعت عقائد اہل السنت والجماعت و تردید عقائد فرقہائے باطلہ و خیر خواہ سلطنت عالیہ بہاولپور گورنمنٹ ہے جس فرض کو پورا کرنے کے لئے علاوہ مقامی تبلیغ روزانہ و جلسہ ہائے متفرق مقامی کے ماہ رجب گذشتہ و ربیع الاول گذشتہ میں دو اجلاس اتنے بڑے عظیم الشان صدر بہاولپور عید گاہ میں زیر تحت انجمن ہذا ہو چکے ہیں کہ جس میں ہندوستان پنجاب کے بڑے بڑے علماء و فضلا صوفی مشرب نے بریلی سے تشریف لا کر اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے اہل جلسہ کو مستفیض فرمایا - اور ہر دو جلسہ نہایت کامیاب ہوئے جنمیں شہر بہاولپور کے و بیرو دیہات کے ادنیٰ و اعلیٰ لوگ اکثریت سے شامل ہوئے تھے اور سب نے اصول انجمن ہذا کو بجان و دل لبیک کہا یہاں تک کہ حکومت بہاولپور بھی اصول انجمن ہذا کا اعتراف کر چکی اور جملہ صوفیائے کرام گدی نشینان بہاولپور جلسہ کی شرکت فرما کر امداد و سرپرستی فرمائی - آج اللہ کے فضل و کرم سے اس سرزمین بہاولپور کو بھی یہ فخر حاصل ہے کہ فرقہ ہائے باطلہ کے مقابلہ میں ایک زبردست طاقت اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئی ہے - امید ہے کہ اسی طرح دن دونی اور رات چوگنی ترقی اس انجمن کو ہوتی رہیگی -

میں نے اس مضمون کو پیش کر کے جملہ یاران طریقت ہر چہار سلسلہ ہائے نقشبندیہ - قادریہ - چشتیہ - سہروردیہ و بالعموم برادران اہل سنت والجماعت سے بڑی امید کرتا ہوں کہ وہ واقعی جناب مدیر صاحب رسالہ انوار الصوفیہ کی تحریک کے مطابق اپنے اپنے دیہات و شہر میں جہاں کہ ابھی انجمن قائم نہیں ہے ضرور انجمن خدام الصوفیہ قائم کرنے کی زور شور سے تحریک فرمادینگے تاکہ عقائد باطلہ کی جو پر زور اور باطل آندھیاں آجکل دنیا میں چل رہی ہیں - وہ اہل سنت والجماعت عقائد کے باران رحمت سے صفحہ ہستی سے ایک دم نابود و دب جاویں - اور تمام مسلمانوں کے قلوب میں اوس سے ایک خاص اطمینان پیدا ہو جاوے - اور کمترین کے حق میں بھی سچے دل اور خلوص نیت سے بارگاہ خداوند تعالےٰ میں دعائے فرمادیں - کہ عقائد اہل سنت والجماعت و محبت شیخ میں ہی اپنے فضل و کرم سے اللہ تعالےٰ مجھکو مارے - اور ساری زندگی اسی راستہ پر بسر کرے - اور کمترین کا خاتمہ عافیت بخیر کرے ؞

آمین یا رب العالمین

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

رجب شریف

از ایڈیٹر

سال کے قمری مہینوں سے ایک مہینہ رجب ہے جسکو شہر اللہ تعالیٰ کا مبارک خطاب عطا ہوا ہے۔ اس ماہ مبارک کی نسبت خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ کیونکہ اس میں اکثر لوگ اپنے مال کی زکوۃ نکالکر مساکین کو دیتے ہیں۔ چونکہ اس مال زکوۃ کو خدا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ چونکہ خدا کا حصہ خدا کے غریب و مسکین بندوں کو دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کو شہر اللہ خدا کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ اس ماہ مبارک کی ستائیسویں شب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مطلوب حبیب لبیب سید الانبیاء و المرسلین امام الاولین و الآخرین باعث ایجاد عالم رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین حضرت سیدنا و مولینا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارض حرم سے بہشتی براق بھیجکر سیدنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انکی ہمرکابی سے مفتخر کرکے مسجد اقصیٰ کے رستے آسمان پر بلایا اور اپنے راز و نیاز و دیدار مست آیات سے مالا مال کیا۔ قرآن حکیم کے پندرہویں پارہ کی پہلی آیت سے یہ ارضی و سماوی سیر کی تصدیق ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ھو السمیع البصیر۔ پاک ہے وہ پروردگار جس نے اپنے بندے کو تھوڑے سے حصہ رات میں سیر کرائی مسجد حرام (کعبہ شریف) سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت کیا ہوا ہے۔ تاکہ ہم اسکو اپنے آیات دکھائیں تحقیق وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اس آیت مبارکہ سے چند مسائل مفہوم ہوتے ہیں۔ اول اس آیت کا ابتدا کلمہ سبحان سے ہوا ہے اور یہ کلمہ تعجب کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ واقعہ سیر (معراج) نہایت عجیب تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے کلمہ سبحان سے یہ واضح کردیا کہ جس امر کو تم تعجب کی نظر سے دیکھتے ہو یا تمہاری عقلیں اس امر کو محال سمجھتی ہیں وہ میرے نزدیک محال نہیں۔ کیونکہ میں پاک ہوں اور میری ذات بہت بلند ہے

(دوم) لیلاً کے نکرہ واقع ہونے سے کچھ حصہ رات کا ثابت ہوتا ہے تمام رات اس کام کے لئے نہیں تھی۔ یعنی میری ذات اتنی بلند ہے کہ اتنا بڑا کام تھوڑے رات میں کر سکتا ہوں۔

(سوم) بعبدہ سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بیداری میں روح

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

وجسد کے ساتھ سیر کرائی۔ جو لوگ روحانی معراج کے قائل ہیں انکی لِعَبدِہٖ سے تردید ہوتی ہے کیونکہ روح وجسد کے ملنے سے عبد کا لفظ صادق آتا ہے۔ اگر روحانی معراج ہوتا تو اسریٰ بروحہٖ ہوتا

چہارم مکہ شریف سے بیت المقدس تک سیر اس آیت سے صراحۃً ثابت ہوتی ہے اس لئے علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ جو شخص اسکا منکر ہو وہ کافر ہے۔

(پنجم) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسی سمع وبصر عطا فرمائی ہے کہ آپ اس کی آیات و امکانات کو دیکھ، سن سکتے تھے۔

تو اس آیہ مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بیداری کی حالت میں روح مع الجسد سیر کرائی۔ اور وہاں سے جسطرح سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس (مسجد اقصے) میں تمام انبیا صلوات اللہ علیہم وسلم کو نماز پڑھا کر پہلے آسمان پر پھر دوسرے تیسرے چوتھے پانچویں۔ چھٹے۔ ساتویں آسمان پر بہمراہی جبرائیل براق برق رفتار کی سواری پر تشریف لے گئے حتی کہ سدرۃ المنتہے تک جبرئیل نے ساتھ دیا۔ اسکے بعد اس نے اپنی معذوری ظاہر کی اور پھر آگے کہاں سے کہاں تک آپ نے بتوفیق الٰہی سفر کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس جل جلالہ کو دیکھا اور جس رؤیت پاک کو قرآن شریف نے بیان کرکے اسکی حد قاب قوسین کی ظاہر کی ہے اور بوقت ملاقات بعد تحیہ وصلوٰۃ پچاس نمازوں کا فرض ہونا اور پھر واپسی پر حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق درگاہ ایزدی میں کئی بار واپس تشریف لیجا کر پانچ نمازوں کا حکم ملنا سب احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اس آسمانی حصہ کو معراج کہتے ہیں۔ یہ سب برکتیں اور عظمتیں حضور سیدنا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے عطا کیں۔ بعض جہول انکار کی وجہ پیش کرتے ہیں کہ یہ ممکن نہیں کہ انسان آن کی آن میں اتنا طویل سفر کر سکے۔ طبقات ناری وزمہریر سے گذر سکے۔ ان کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس سفر وسیر کی نسبت اپنی طرف کرتے ہیں۔ اسریٰ بعبدہٖ کے معنے سیر کرائی اپنے بندے کو تو پھر خداوند تعالیٰ سے تو یہ بعید نہیں کیا۔ اس جاہل کو یہ معلوم نہیں۔ قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم کس نے کہا تھا۔ اسوقت آگ کس کے حکم سے سرد ہوئی تھی تین نو سال کے بعد اصحاب کہف کو نیند سے کس نے اٹھایا تھا۔ اور اتنی صدیوں کے بعد انکو صرف ایک دن یا کچھ حصہ دن کا معلوم ہوا تھا۔ یہ لوگ حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات میں سب اوصاف بوجہ الکمال موجود ہیں۔ وہ قادر مطلق ہے اپنے خزانے سے بخش سکتا ہے اور اپنے مخلص بندوں کو عطا کر سکتا ہے۔ اور پھر اس کے خزائن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اس کی طرف سے رزق

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ہر جاندار کو نہائیت وسیع پیمانہ پر پہونچ رہا ہے۔ وہ بڑا سخی ہے۔ اسی واسطے اس نے اپنے بندوں
کی تعریف بہی قرآن شریف میں ومما رزقنا ھم ینفقون فرمائی۔ خدا تعالیٰ کی یہی رضا ہے
کہ میرے بندے جنکو میں نے مال عطا کیا از وہ میرے نام پر میرے غریب و مسکین بندوں کو رزق
دیں۔ اس آئت پاک میں انفاق رزق فی سبیل اللہ بطور صدقہ کے ہے عام ہے۔ صدقہ دو قسم
ہے نفلی۔ فرضی۔ نفلی صدقہ ہر وقت ذی استطاعت کر سکتا ہے) اور فرضی کے لئے سالانہ دَوْر
مقرر ہے جس طرح روزے اور حج کے لئے بہی سالانہ دَوْر مقرر ہے۔ سال کے بعد روزے اور حج کی
بہار آتی ہے۔ اسی طرح فرضی صدقہ (زکوۃ) کی بہار بہی سال کے بعد آتی ہے۔ اور وہ صاحب
استطاعت (مالک نصاب شرعی) پر فرض ہوتی ہے۔۔ اور وہ دَوْر مقرر کرنے سے آتا ہے۔ خواہ
مسلمان سال میں کسی مہینہ کو مقرر کر لے۔ اور اسمیں اپنے مال کا حساب کر کے چالیسواں حصہ خدا
کے رستے ان اصحاب کو دیدے جنکو قرآن مجید نے حقدار مقرر فرمایا ہے۔ اس مسئلہ کو تفصیل کے ساتھ
دوسرے نمبر میں عرض کرونگا۔ مگر عام طور پر اسی ماہ رجب شریف کو زکوۃ کے لئے مقرر کیا جاتا ہے
کیونکہ شہر اللہ تب ہی ہو سکتا ہے جب اس میں خدائی دستر خوان بچھا کر غربا پروری کی جاوے چونکہ
اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخل نہائیت بری خو ہے۔ اسلئے اسکے دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف
میں بخل کی تردید فرمائی ہے وہ خود سخی ہے اپنے بندوں کو بہی حکم دیتا ہے کہ تم بہی بخل کو چھوڑ کر
سخی بن جاؤ۔ نفلی صدقہ کو چھوڑ کر اگر فرضی سے بہی انکار کرے تو وہ ضرور کافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے
فرمایا کہ ولا تحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ ھو خیراً لھم بل ھو
شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مال سے اسکی
راہ میں خرچ نہیں کرتے بخل کرتے ہیں۔ وہ یہ گمان نہ کریں کہ یہ بخل ان کے لئے بہتر ہے بلکہ وہ
ان کے لئے برا ہے۔ اس بخل کے باعث قیامت کے دن ان کے گلوں میں طوق ڈالے جاویں گے
حدیث شریف میں اسی طرح آیا ہے۔ فرمایا من اتاہ اللہ مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ
یوم القیامۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلھزمتیہ
یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک۔ یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا پس نہ ادا
کی زکوۃ اسکی بنایا جاویگا اس کیلئے مال اسکا دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اسکے ہونگے
دو نقطے سیاہ آنکھوں پر بطور خون کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اس کی گردن میں قیامت کے دن
پہر پکڑیگا دو طرفیں منہ اسکی کے یعنی دونوں باچھیں اسکی پہر کہیگا میں ہوں مال تیرا میں ہوں گنج

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اللہ تعالیٰ ایسے عذاب سے محفوظ رکھے۔ ہر ایک صاحب مال مالک نصاب کو لازم ہے کہ اس ماہ مبارک میں اپنے مال کا حساب کرکے چالیسواں حصہ مطابق حکم قرآن شریف کے فقراء و مساکین۔ قرضداروں مسافروں۔ غلاموں کی گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے ورنہ قیامت کے دن سخت عذاب کا مستحق ہوگا یعنی وہی مال جہنم کی آگ میں گرم کرکے انکی پیشانیوں اور کروٹوں اور پشتوں کو داغ دئے جاوینگے جسکی آیہ مبارکہ شاہد عدل ہے۔ یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم۔ اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے ہمکو توفیق زکوٰۃ ادا کرنیکی عطا فرما دے۔ آمین۔

اخبار

اعلیحضرت عظیم البرکت امیر الملت سرکار علیپوری [illegible] تعالیٰ بعون اللہ بخیریت آجکل کشمیر کے غلامان کے پر زور اصرار سے سرینگر رونق افروز ہیں۔ غلامان بالخصوص اور مسلمانان بالعموم سرکار کی قدمبوسی کیلئے باتعداد کثیر حاضر ہوکر اسپ انوار باطنی کی نورانی ضیاء سے منور ہوتے ہیں۔ تشنگان دیدار مئے انوار سے سیراب ہوتے ہیں۔ ہر شب و روز اس آفتاب انوار الٰہی کے دریافیض پر سعیدان ازلی کا اژدہام رہتا ہے اور ہر ایک اپنے ظرف قابلیت کے مطابق فیضیاب اور بہرہ اندوز ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم اس سرچشمہ رحمت الٰہی کو ہم غلامان کیلئے تا ابد جاری رکھے۔ آمین۔ اور حضور والا کو تا ابد ہمارے سر پر قائم رکھے۔ آمین۔

اعلیحضرت سرکار علیپوری مدظلہ العالی کے ہمراہ تمام سفر میں مخدومی محترمی جناب الحاج مولوی حافظ سید اختر حسین صاحب مدظلہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو صحت و اقبال عطا کرے۔ خادم خاص حضرت حاج الحرمین الشریفین جناب حاجی محمد نور صاحب اللہ تعالیٰ انکی عمر دراز کرے ہم سب غلامان سرکار کیلئے واجب شکریہ ہیں انہوں نے حضور والا کی خدمت کیلئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ ہر جگہ سفر و حضر میں اصل خادم خاص یہی صاحب ہیں جو خدمت وہ کسی اور درویش کے سپرد کرے وہ کرتا ہے۔ اس دفعہ بھی تمام سفر میں راولپنڈی۔ کوہ مری اور کشمیر میں خاص خدمت ہر قسم کا بجا لانا سر انجام کرنا آپ صاحب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آستانہ مبارک میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ صاحبزادگان عالیمقام بخیر و عافیت ہیں۔ امسال امساک بارش کی وجہ سے فصلات کی حالت خراب ہے۔ دہقان بیچارے ہر وقت خداوند تعالیٰ کی بارگاہ سے نزول باران رحمت رہتے ہیں۔ غلہ کا نرخ دن بدن گراں ہو رہا ہے۔ سیم و زر کی قلت ہے۔ بیچارے غریب لوگ بصد مشکل گذر کر رہے ہیں۔ مولیٰ کریم اپنے حبیب علیہ السلام کے صدقے ہم گنہگاروں پر رحم فرماکر حالات عسرت کو یسرت سے تبدیل فرما دے۔ آمین۔

جو صاحب سرکار علی پوری مدظلہ العالی کی خدمت میں عریضہ ارسال کرنا چاہیں سرکار کی خدمت میں سرینگر محلہ فتح کدل ڈاکخانہ مہاراج گنج ارسال کر سکتا ہے۔ اعلیحضرت عظیم البرکت امیر الملت سیدی و مولائی کی والدہ ماجدہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

نور اللہ مرقدہ کا سالانہ ختم شریف ۴ شعبان المعظم مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار بمقام علی پور شریف منعقد ہوگا غلامان سرکار کیلئے لازم ہے کہ وہ اس مجلس سعید میں شامل ہو کر سعادت دارین سے بہرہ اندوز ہوں۔ سرکار علی پوری مدظلہ العالی خدا کے فضل سے یقین ہے کہ ختم شریف سے چند دن پیشتر براستہ گڑھی حبیب اللہ ایبٹ آباد وغیرہ مراجعت فرمائے آستانہ مبارک ہونگے۔ ۹ شعبان المعظم مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء بروز جمعہ عالیجناب فضیلتمآب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین جناب مولینا حافظ فتح محمد صاحب نور اللہ مرقدہ نقشبندی مجددی کا عرس رنگپورہ شہر سیالکوٹ مسجد آرائیاں میں زیر صدارت عالیجناب حضرت مولینا حاجی الحرمین الشریفین مولوی محمد حسین صاحب پسروری منعقد ہوگا۔ دربار چورہ شریف میں خیریت ہے۔ جناب صاحبزادہ حضرت مولینا حاجی مولوی محمد شفیع صاحب دربار چورہ شریف میں تشریف فرما ہیں۔ اور اعلیحضرت عظیم البرکت امام الاولیا والاصفیا قطب دوران غوث زمان محبوب رب دوسرائے عالیجناب حضرت خواجہ خواجگان خواجہ نور محمد صاحب تیراہی چوراہی نور اللہ ضریحہ طاب اللہ ثراہ کا عرس مبارک بتاریخ ۱۱ شعبان المعظم مطابق ۱۷ اکتوبر بروز اتوار بمقام دربار چورہ شریف منعقد ہوگا۔ غلامان دربار چورہ شریف کو اس مبارک اور مقدس مجلس میں شامل ہو کر سعادت نور ایمان حاصل کرنی لازمی ہے۔

ارتحال

نہائت ہی دلی رنج اور اندوہ سے یہ خبر درج رسالہ کی جاتی ہے کہ چوہدری مہر الدین صاحب سیالکوٹی کا لخت جگر خورد سال چند یوم بیمار رہکر عالم بقا کو رحلت کر گیا۔ اور پانچ سال والدین کو سخت صدمہ دے گیا۔ اللہ تعالی مرحوم کو غریق رحمت کرے اور چوہدری صاحب کو توفیق صبر دے۔

دانت کیوں نکلواتے ہو

جبکہ دانتوں کے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ رفیق منجن دانتوں کی جملہ مرضوں کا واحد علاج ہے آپ بھی ایک شیشی آٹھ آنہ کی منگا کر استعمال کریں۔ آزمائش کرنیوالے حضرات صرف دو آنہ کے ٹکٹ محصولڈاک کے لئے بھیجکر مفت منگوا کر تسلی کر سکتے ہیں۔ دیکھئے لوگ کیا لکھتے ہیں۔ جناب نور الدین صاحب سلطانیہ انفنٹری بھوپال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا ارسال کردہ رفیق منجن بہت مفید ثابت ہوا۔ دو سال کا کہنہ پائریا رفع ہو گیا ہے براہ کرم ایک شیشی میرے نام دو شیشیاں میرے دوست میاں احمد الدین کے نام بصیغہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرمائے۔ ڈاکٹر کفائت حسین صاحب ایم ایس ایچ [illegible] سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا ارسال کردہ رفیق منجن میں نے ایک مریض پر بغرض آزمائش استعمال کیا جو کہ عرصہ تین سال سے [illegible] مبتلا تھا اسکو کلی شفا ہوئی حقیقت یہ ہے کہ مریض کی زندگی میں رفیق منجن نے تازہ روح ڈالدی براہ کرم [illegible] رفیق منجن [illegible] شیشی [illegible] ارسال فرمائے مشکور ہونگا

ملنے کا پتہ:۔ مولوی غلام علی اینڈ سنز [illegible] ضلع گجرات پنجاب

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com www.facebook.com/groups/qurannaat/